www.zumzum.com/khatme-nubuwwat

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۷ | ۸ تا ۱۴ ربیع الاول ۱۴۱۹ھ مطابق ۳ تا ۹ جولائی ۱۹۹۸ء | شمارہ نمبر ۶

ڈاکٹر عبدالسلام کون؟

ایک تعارف، ایک تجزیہ

●●●

اسلام دین کامل ہے

عیسائیت صرف جزو کو مخاطب کرتی ہے

کینیڈین خاتون کا قبولِ اسلام

وادی مرجان کی کہانی

میں مرزائیت کی طرف کس طرح متوجہ ہوا؟

اتباعِ سنّت

سسکتی انسانیت کے لئے بچاؤ کا واحد راستہ

نئے مجتہدین کے لئے لمحۂ فکریہ

قیمت: ۵ روپے

آپ کے مسائل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

عورتوں کا ناخن بڑھانا، پردہ اور غیر محرموں سے اختلاط کرنا:

س.... سب سے پہلا مسئلہ عورتوں کے ہاتھوں اور پاؤں کے ناخن بڑھانے کے بارے میں ہے، میں سب سے یہ سنتی آرہی ہوں کہ یہ جائز نہیں، مگر آپ یہ بتایئے کہ احادیث میں یا قرآن میں اس کے بارے میں کوئی بات بیان کی گئی ہے یا نہیں؟

ج..... آج کل جو عورتوں میں ناخن بڑھانے کا رواج ہے ان کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ عورتیں انسان نہیں وحشی جانور ہیں۔ ہماری شریعت نے ناخنوں اور غیر ضروری بالوں کے تراشنے کا حکم فرمایا ہے۔

س..... دوسرا مسئلہ عورتوں کے چہرے کا پردہ ہے، بعض عورتیں اپنے چہرے کو صرف اوپری بھنوؤں سے لیکر تھوڑی تک لپیٹ لیتی ہیں، اور کہتی ہیں کہ یہاں تک ستر ہے اور جب ہم نماز اسی طرح ادا کرلیتے ہیں تو اسی حالت میں ہم باہر بھی نکل سکتے ہیں، گویا یہ حجاب کہلاتا ہے۔ اب ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ہم تو پورا چہرہ ڈھانپتے ہیں صرف آنکھیں کھلی رہتی ہیں۔ ہم تو یہی جانتے ہیں کہ اسی کا حکم ہے، اب آپ بتایئے کہ اس کا صحیح حل کیا ہے، کیا اسلام میں پورا چہرہ ڈھانپنے کا حکم ہے؟

ج..... پردے کے معاملے میں آپ کا طرز عمل صحیح ہے، چہرہ کا پردہ ضروری ہے اور عورت کا کھلے چہرے کے ساتھ باہر نکلنا جائز نہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ جب پردے کا حکم نازل ہوا تو صحابیات سر سے لے کر پاؤں تک کپڑا استعمال کرتی تھیں اور راستہ دیکھنے کے لئے صرف ایک آنکھ کھلی رکھتی تھیں۔

س.... تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ کیا ایک لڑکی کے ایک غیر محرم لڑکے کے ساتھ کھڑے ہوکر باتیں کرنے کو بھی اسلام میں منع فرمایا گیا ہے؟ جبکہ وہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور دونوں کے کہیں باہر ایک ساتھ گھومنے پھرنے اور صرف ایک دوسرے کے ہاتھوں پر ہاتھ لگانے کے سوا کوئی دیگر تعلقات نہیں ہیں۔ اس کے بارے میں بتایئے کہ کیا یہ بھی "زنا" ہے؟ اور ایسا کرنے والے کے لئے اسلام میں کیا سزا دی گئی ہے؟ اور معافی کا کیا طریقہ ہوگا؟ اور بچنے کا کیا طریقہ ہے؟

ج..... نامحرم لڑکے اور لڑکی کا آپس میں باتیں کرنا شرم و حیا کے بھی خلاف ہے اور دین و شریعت کے بھی۔ حدیث میں ہے کہ آنکھیں زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا دیکھنا ہے، ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا غیر محرم کو ہاتھ لگانا، پاؤں بھی زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا غیر محرم کی طرف چلنا ہے، دل بھی زنا کرتا ہے اور اس کا زنا غلط خواہشات اور تمنائیں ہیں اور آدمی کی شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب کرتی ہے۔ اس لئے کسی نامحرم لڑکے اور لڑکی کا آپس میں باتیں کرنا شرعاً ناجائز اور حرام ہے اور زنا کے زمرے میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی جائے اور اس گناہ سے پرہیز کیا جائے۔

(واللہ اعلم)

طلاق کا مسئلہ:

س.... عرض یہ ہے کہ میں نے عرصہ چار سال اپنا نکاح قائم رکھنے کے بعد (رخصتی نہیں ہوئی تھی) اپنی بیوی کے والدین کے اصرار پر انہیں ایک کاغذ پر دستخط کرکے دیئے ہیں، جس پر یہ تحریر تھا کہ میری بیوی اپنی مرضی سے (جبکہ حقیقت کچھ اور بھی تھی) طلاق حاصل کرنا چاہتی ہے۔

اگرچہ اس کاغذ پر تحریر تھا کہ تین دفعہ طلاق دی، جبکہ میں نے یہ الفاظ اپنی زبان سے ادا نہیں کئے، نہ ہی گواہوں نے سنے اور نہ ہی میری منکوحہ نے۔

فتویٰ ارشاد فرمائیں کہ کیا طلاق واقع ہوگئی؟ کیونکہ اختلاف سامنے آیا ہے کہ زبان سے ادائیگی الفاظ کے بغیر طلاق نہیں ہوتی۔ چاہے نیت ہو یا نہ ہو۔ ویسے لڑکی کے والدین زبردستی طلاق کے خواہشمند تھے۔ طلاق کے ان کاغذات پر دستخط کرنے سے پہلے میں نے لڑکی سے مرضی پوچھنے کے لئے اس کی والدہ سے رجوع کیا تھا لیکن اس نے منع کردیا، اور کہا کہ لڑکی کی یہی مرضی ہے، لڑکی میرے ماموں کی بیٹی ہے۔

ج..... اگر آپ نے بغیر کسی جبر و اکراہ کے طلاق نامہ خود لکھا تھا اور دستخط کئے تھے، یا طلاق نامہ کسی دوسرے کا لکھا ہوا تھا، لیکن آپ نے اپنی رضامندی کے ساتھ بغیر جبر و اکراہ کے اس پر دستخط کئے تو دونوں صورتوں میں طلاق واقع ہوگئی۔ پھر تین طلاقیں اگر الگ الگ الفاظ میں دی گئیں مثلاً "میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی" تو ایک طلاق واقع ہوگئی اور دو طلاقیں لغو گئیں۔ اور اگر ایک ہی لفظ میں تین طلاقیں دیں یعنی "میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیتا ہوں" تو تین طلاقیں واقع ہوگئیں۔

(واللہ اعلم)

O

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۸ تا ۱۴ ربیع الاول ۱۴۱۹ھ مطابق ۳ تا ۹ جولائی ۱۹۹۸ء | شمارہ ۶

بیاد:

☆امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆مولانا محمد علی جالندھریؒ ☆مولانا لال حسین اخترؒ
☆مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆مولانا محمد حیاتؒ ☆مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
☆مولانا محمد شریف جالندھریؒ

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مدیر: مولانا اللہ وسایا
مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

اس شمارے میں

مرزا طاہر کی حقائق کو مسخ کرنے کی کوشش	(اداریہ)	4
اتباع سنت سسکتی انسانیت کے بچاؤ کا واحد راستہ	(مفتی عبدالوکیل)	6
نئے مجتہدین کے لئے لمحہ فکریہ	(مولانا عاشق الٰہی بلند شہری)	7
ڈاکٹر عبدالسلام کون؟ ایک تعارف ایک تجزیہ	(محمد طاہر رزاق)	9
وادی مرجان کی کمائی میں مرزائیت کی طرف کس طرح متوجہ ہوا	(اشتیاق احمد)	12
اسلام دین کامل ہے' عیسائیت جزو کو مخاطب کرتی ہے	(مسعود حسن حسنی)	16
ہم نیک وبد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں	(پروفیسر ایم اے تاجی)	19
اسلام کا جھوٹا سرٹیفکیٹ	(ذیشان حیدر)	21
دینی مدارس اور حکومت پاکستان	(محمد زبیر جلوی)	23
اخبار ختم نبوت		25

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن مینیجر: محمد انور رانا
قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ
ٹائٹل ڈیزائن: خرم
کمپیوٹر کمپوزنگ: فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ امریکی ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۵ روپے
سالانہ: ۲۵۰ روپے ششماہی: ۱۱۵ روپے سہ ماہی: ۵۱ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت' نیشنل بنک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹۔ ۳۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON. SW9. 9HZ. U.K.
PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب رحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

(۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرزا طاہر کی حقائق کو مسخ کرنے کی کوشش

مرزا طاہر کے دادا نے لکھا کہ:

پھر میں اپنے والد اور بھائی کی وفات کے بعد ایک گوشہ نشین آدمی تھا۔ تاہم سترہ برس سے سرکار انگریزی کی امداد اور تائید میں اپنی قلم سے کام لیتا ہوں۔ اس سترہ برس کی مدت میں جس قدر میں نے کتابیں تالیف کیں' ان سب میں سرکار انگریزی کی اطاعت اور ہمدردی کے لئے لوگوں کو ترغیب دی اور جہاد کی ممانعت کے بارے میں نہایت موثر تقریریں لکھیں۔ اور پھر میں نے قرین مصلحت سمجھ کر اسی امر ممانعت جہاد کو عام ملکوں میں پھیلانے کے لئے عربی اور فارسی میں کتابیں تالیف کیں جن کی چھپوائی اور اشاعت پر ہزارہا روپے خرچ ہوئے اور وہ تمام کتابیں عرب اور بلاد شام' روم' مصر' بغداد اور افغانستان میں شائع کی گئیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی نہ کسی وقت ان کا اثر ہوگا۔ کیا اس قدر بڑی کارروائی اور اس قدر دور دراز مدت تک ایسے انسان سے ممکن ہے جو دل میں بغاوت کا ارادہ رکھتا ہو؟ پھر میں پوچھتا ہوں کہ جو کچھ میں نے سرکار انگریزی اور امداد اور حفظ امن اور جہادی خیالات کے روکنے کے لئے برابر سترہ سال تک پورے جوش سے پوری استقامت سے کام لیا۔ کیا اس کام کی اور اس خدمت نمایاں کی اور اس مدت دراز کی دوسرے مسلمانوں میں جو میرے مخالف ہیں' کوئی نظیر ہے؟ اگر میں نے یہ اشاعت گورنمنٹ انگریزی کی سچی خیر خواہی سے نہیں کی تو مجھے ایسی کتابیں عرب' بلاد شام اور روم وغیرہ بلاد اسلامیہ میں شائع کرنے سے کس انعام کی توقع تھی؟ یہ سلسلہ ایک دو دن کا نہیں بلکہ برابر سترہ سال کا ہے اور اپنی کتابوں اور رسالوں کے جن مقامات میں' میں نے یہ تحریریں لکھی ہیں' ان کتابوں کے نام معہ ان کے نمبر صفحوں کے یہ ہیں' جن میں سرکار انگریزی کی خیر خواہی اور اطاعت کا ذکر ہے۔

نام کتاب	تاریخ طبع	نمبر صفحہ
1_ براہین احمدیہ حصہ سوم	1892ء	الف سے ب تک (شروع کتاب)
2_ براہین احمدیہ حصہ چہارم	1894ء	الف سے د تک (شروع کتاب)
3_ آریہ دھرم (نوٹس) درباره توسیع دفعہ 298	22 ستمبر 1895ء	57 سے 64 تک آخر کتاب
4_ التماس شامل آریہ دھرم ایضاً"	1895/9/22ء	1 سے 4 تک آخر کتاب
5_ درخواست شامل آریہ دھرم ایضاً"	1895/9/22ء	69 سے 72 تک آخر کتاب
6_ خط درباره توسیع دفعہ 298	1895/10/21ء	1 سے 8 تک
7_ آئینہ کمالات اسلام	فروری 1893	17 تک 20 اور 511 سے 528 تک
8_ نور الحق حصہ اول (اعلان)	1311ھ	23 سے 54 تک
9_ شہادۃ القرآن (گورنمنٹ کی توجہ کے لائق)	1893/9/22ء	الف سے ع تک آخر کتاب
10_ نور الحق حصہ دوم	1311ھ	49 سے 50 تک
11_ سر الخلافہ	1312ھ	71 سے 73 تک
12_ اتمام الحجہ	1311ھ	25 سے 27 تک
13_ حمامۃ البشریٰ	1311ھ	39 سے 42 تک
14_ تحفہ قیصریہ	1897/5/25ء	تمام کتاب
15_ ست بچن	نومبر 1895ء	153 سے 154 تک اور ٹائٹل پیج
16_ انجام آتھم	جنوری / 1897ء	283 سے 284 تک آخر کتاب
17_ سراج منیر	مئی / 1895ء	صفحہ 74
18_ تکمیل تبلیغ معہ شرائط بیعت	1889/1/12ء	صفحہ 4 حاشیہ اور صفحہ 6 شرط چہارم

19_ اشتہار قابل توجہ گورنمنٹ اور عام اطلاع کیلئے	1895/2/27ء	تمام اشتہار یکطرفہ
20_ اشتہار دربارہ سفیر سلطان روم	1897/5/24ء	1 سے 3 تک
21_ اشتہار جلسہ احباب بر جشن جوبلی بمقام قادیان	1897/6/23ء	1 سے 4 تک
22_ اشتہار جلسہ شکریہ جشن جوبلی حضرۃ قیصرہ دام ظلہا	1897/6/7ء	تمام اشتہار یکورق
23_ اشتہار متعلق بزرگ	1897/6/25ء	صفحہ 10 پر
24_ اشتہار لائق توجہ گورنمنٹ معہ ترجمہ انگریزی	1894/6/25ء	تمام اشتہار 1 سے 7 تک

(کتاب البریہ ۵ تا ۱۸ اشتہار مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء سے مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۶ تا ۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

"میں بیس برس تک یہی تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا۔ اور اپنے مریدوں میں یہی ہدایتیں جاری کرتا رہا۔ تو کیونکر ممکن تھا کہ ان تمام ہدایتوں کے برخلاف کسی بغاوت کے منصوبے کی میں تعلیم کروں۔ حالانکہ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنادیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں' اور نہ سلطان روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں۔" (تریاق القلوب ص ۲۸ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۱۵۶ از مرزا قادیانی)

"ہم دنیا میں فروتنی کے ساتھ زندگی بسر کرنے آئے اور بنی نوع کی ہمدردی اور اس گورنمنٹ کی خیر خواہی جس کے ہم ماتحت ہیں یعنی گورنمنٹ برطانیہ ہمارا اصول ہے۔ ہم ہرگز کسی مفسدہ اور نقص امن کو پسند نہیں کرتے اور اپنی گورنمنٹ انگریزی کی ہر ایک وقت میں مدد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں جس نے ایسی گورنمنٹ کے زیر سایہ ہمیں رکھا ہے۔" (کتاب البریہ ص ۷ اشتہار مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

"میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے' ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔" (مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص ۱۹ از مرزا غلام احمد قادیانی)

"سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ' اور خدمت گزار ہیں' اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا۔" (مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص ۲۱ از مرزا غلام احمد قادیانی)

"سو یہی انگریز ہیں جن کو لوگ کافر کہتے ہیں جو تمہیں ان خونخوار دشمنوں سے بچاتے ہیں اور ان کی تلوار کے خوف سے تم قتل کئے جانے سے بچے ہوئے ہو۔ ذرا کسی اور سلطنت کے زیر سایہ رہ کر دیکھ لو کہ تم سے کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ سو انگریزی سلطنت تمہارے لئے ایک رحمت ہے' تمہارے لئے ایک برکت ہے اور خدا کی طرف سے تمہاری وہ سپر ہے۔ پس تم دل و جان سے سپر کی قدر کرو۔" (مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص ۵۸۴ از مرزا غلام احمد قادیانی)

"بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے' اس سے جہاد کیسا؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔" (شہادۃ القرآن ص ۸۴ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۶ ص ۳۸۰ از مرزا قادیانی)

"سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں' یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں' دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔" (شہادۃ القرآن ص ۸۴ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۶ ص ۳۸۰ از مرزا قادیانی)

مفتی عبدالوکیل' کراچی

اتباعِ سُنّت سسکتی انسانیت کے لئے بچاؤ کا واحد راستہ

آج پوری انسانیت خصوصاً" امت مسلمہ جن حالات سے دوچار اور جن مشکلات و پریشانیوں میں گھری ہوئی ہے ان کو دیکھ کر ہر درد مند انسان کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب بہنے لگتا ہے اور اس کو سوچنے سے ہر درد مند مسلمان کا دل خون کے آنسو رونے لگتا ہے' ایک وہ وقت تھا کہ امت مسلمہ قائد و حکمران' راعی و فرمانروا کی شکل میں زمام قیادت و سیادت سنبھال کر دین کی دعوت و تبلیغ اور اس کی ترویج و تشہیر کے لئے سرگرداں اور اس کی سربلندی اور عظمت کے لئے کوشاں رہتی تھی اور انہی خدمات کی انجام دہی میں زندگیوں کو کھپانے' مال و دولت کو لٹانے اور آرام و راحت سے دور رہنے اور مشکلات و مصائب کی پرخار وادیوں میں کودنے کو دنیا و آخرت کی سعادت اور فلاح و کامیابی تصور کرتی تھی اور ایک یہ وقت ہے کہ امت مسلمہ محکوم و رعیت اور غلام بن کر دین اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ درخشاں کو بدنام اور اسلاف کی کاوشوں اور محنتوں پر پانی پھیر رہی ہے۔ ان کی ہوا اکھڑ گئی ہے اور قوت ناپید ہوگئی ہے اور عزت ذلت سے تبدیل ہوتی جارہی ہے اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی حرف بحرف صادق آرہی ہے جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا:

"عنقریب دنیا والے تم پر ایسے ٹوٹ پڑیں گے جس طرح کھانے والے کھانے کے پیالے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا اس وقت ہماری تعداد کم ہوگی؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں' اس وقت تمہاری تعداد زیادہ ہوگی لیکن تمہاری حیثیت سمندر کے جھاگ کے برابر ہوگی اور اللہ تعالی تمہارا رعب دشمنوں کے دلوں سے نکال دے گا۔"

اب سوال یہ ہے کہ امت مسلمہ کا کھویا ہوا سرمایہ' ختم کی ہوئی طاقت اور ضائع کیا ہوا متاع کیسے واپس لوٹے گا؟ اس سوال کے جواب میں قرآن و حدیث کے علوم کے واقف کار' امت مسلمہ کے مختلف ادوار کی تاریخ کے شہسوار اور نبوت کے مزاج شناس وہی پر مغز جامع کلمات دہرائیں گے' جو امام دارالہجرۃ عالم مدینہ حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمائے تھے یعنی "**لایصلح اخر هذه الامته الابماصلح به اولہ**"

پھر یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ امت کی ابتدا میں اصلاح نہ مال و دولت سے ہوئی' نہ تعداد کی قوت و کثرت سے اور نہ فنی ایجادات میں مہارت سے' بلکہ ابتدا میں صلاح و فلاح اور ترقی و کامیابی کا اعزاز' امن و امان اور بے خوفی کی ضمانت' دلوں کے لئے اطمینان و تسلی کا سامان' افراد کی کمی اور آلات حرب کی کمیابی کے باوجود میدان کارزار میں غلبہ کا سبب ایمان کامل' یقین محکم' اعتماد راسخ اور خدا کی ذات و صفات کی صحیح معرفت تھا اسی حقیقت کو اللہ جل شانہ نے یوں بیان فرمایا ہے **وانتم الاعلون ان کنتم مومنین** (آل عمران)

اور یہ صفات انسان کے اندر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و تقلید اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت و تعلق کے بغیر نہیں آسکتیں۔ اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے بغیر نہ تنہا عقل ان صفات کی طرف رہنمائی کرسکتی ہے' نہ فطرت کی سلامتی اس کا ذریعہ بن سکتی اور نہ ہی عقل و خرد کی کاوشیں انسان کو ان اوصاف کی طرف پہنچا سکتی ہیں' اس حقیقت کی تصدیق و تسلیم اور اس کو دل و دماغ میں اتارنے کے لئے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کافی ہے "تم میں سے کوئی بھی مسلمان نہیں ہوسکتا ہے جب تک اس کی ساری خواہشات میری لائی ہوئی تعلیم کے مطابق نہ ہوں" اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد بھی یہی تھا کہ لوگ اندھیروں سے نکل کر روشنی کی طرف' غیر اللہ کی بندگی سے نکل کر خدا کی بندگی کی طرف' دنیا کی تنگی سے نکل کر آخرت کی وسعت کی طرف اور ظلم و جور کے قانون سے نکل کر عدل و انصاف کے قانون کی طرف آجائیں' اسی کی طرف سیدنا عامر بن ربعی رضی اللہ عنہ نے رستم کے سوال کے جواب میں اپنی داعیانہ تقریر میں یوں اشارہ فرمایا تھا: "پس اگر ہم اپنے آپ کو کامیاب و کامران اور دین اسلام کو بلند و بالا دیکھنا چاہتے ہیں اور پوری دنیا پر اپنا سکہ بٹھانا چاہتے ہیں اور پوری انسانیت کی سیادت و قیادت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں تو ہمیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنی پڑے گی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و صورت اپنانا ہوگی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حد درجہ کی ایسی محبت کرنی ہوگی جس کی تصویر کسی شاعر نے ان اشعار میں کی ہے:

تجھ سے میری زندگی کی سوز و تب و درد داغ
توہی میری آرزو تو ہی میری جستجو

باقی صفحہ ۸ پر

نئے مجتہدین کیلئے لمحہ فکریہ

مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری

آج کل نئے نئے مجتہدین پیدا ہو رہے ہیں۔ جھوٹ کو سوال کرو تو جھٹ پٹ جواب دینے کو تیار رہتے ہیں اگر کسی ماہر مفتی سے کوئی شخص سوال کرے تو وہ ابھی سوچ ہی رہا ہے کہ کیا جواب دوں' لیکن پاس کے بیٹھنے والے جلدی سے نمٹا دیتے ہیں۔ یہ بہت سخت معاملہ ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ "تم میں جو شخص فتویٰ دینے میں زیادہ جری ہوگا ایسا شخص دوزخ میں جانے میں سب سے زیادہ جرات کرنے والا اور دلیر ہوگا۔" (سنن دارمی ص ۵۳' ج-اول)

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ حال تھا کہ جب کوئی سوال کرتا ہے تو جواب دینے سے ہر شخص بچنے کی کوشش کرتا تھا۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ میں نے اس مسجد میں انصار میں سے ایسے ایک سو بیس انصار کو پایا ہے کہ جب کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا تو ہر ایک کی یہ خواہش ہوتی تھی کہ کوئی اس کا دوسرا بھائی بتادے۔ حضرت عامر شعبی سے کسی نے حضرات فقہاء کا طریقہ معلوم کیا تو فرمایا کہ ہم سے پہلے حضرات کا یہ طریقہ تھا کہ جب کسی کے پاس سوال آتا تھا تو جو حضرات موجود ہوتے تھے وہ بتانے سے بچتے تھے یہاں تک کہ گھوم پھر کر سائل اسی شخص کے پاس واپس آجاتا تھا جس سے سب سے پہلے دریافت کیا تھا۔ (سنن دارمی ص ۴۹' ۵۰ جلد اول)

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا انہوں نے جواب دے دیا لیکن چونکہ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا تھا اس لئے فرمایا ان کان صوابا فمن اللہ وان کا خطاء فمنی ومن الشیطان

اب صورت حال یہ بن گئی ہے کہ جس سے پوچھا بھی نہ جائے وہ آگے بڑھ بڑھ کر بتانے کو موجود ہے۔ اور جس کسی نے ایسے مدارس میں تھوڑی سی عربی پڑھ لی' جن میں تقویٰ و تفقہ کا ذرا بھی اہتمام نہیں وہ دنیاوی حالات سے متاثر ہو کر فتویٰ دینے اور تحلیل محرمات کے لئے تیار ہے۔ جن کی داڑھیاں کٹی ہوئی ہیں' ٹخنوں سے نیچے پائجامے ہیں' قرآن شریف کا ایک صفحہ صحیح یاد نہیں۔ اور بخاری و مسلم کا کوئی ایک باب بھی نہیں پڑھا اور قرآن مجید سے اتنا بھی لگاؤ نہیں کہ ایک پارہ تلاوت کر لیتے ہوں۔ ان کا ذوق اجتہاد بہت آگے بڑھ گیا ہے۔ اجتہاد نے انہیں اباحیت تک پہنچا دیا ہے اب مجتہدین کا کام یہ رہ گیا ہے کہ مسلمانوں کے لئے حرام چیزوں کو حلال کیا کریں۔

پہلے تو یہ تحلیل کا کام مصر کے لوگ کیا کرتے تھے۔ انہوں نے تصویر کشی کو تو پہلے ہی جائز کر رکھا تھا اب یہ دلیل لاکر کہ اہل عرب حدیث العہد بالایمان تھے اس لئے تصویر و تمثال سے منع کر دیا گیا تھا اب شرک میں مبتلا ہونے کا احتمال نہیں رہا لہٰذا تصویر بھی جائز اور تمثال بھی جائز' اور مزید بات یہ ہے کہ داڑھی مونڈنے کو جائز تو کہتے ہی تھے۔ اب واجب کہنے لگے اور دلیل میں خالفوا الیہود کو پیش کرتے ہیں۔ بینک کا سود وہ لوگ حلال کر چکے ہیں' اور وہاں کے ایک مفتی نے تو غضب ہی کر دیا' جب قاہرہ کانفرنس ہوئی تو کہہ دیا کہ جو چاہو پاس کر لو میری گردن پر ہے۔ اور ایک مجتہد کو جو جوش آیا تو اس نے کہہ دیا کہ سب تجاویز جو یہود و نصاریٰ نے پیش کی ہیں۔ (اور سراسر غیر شرعی ہیں) یہ ہمارا دنیاوی معاملہ ہے' جس میں ہم آزاد ہیں۔ اور اس نے تابیر نخل کے واقعہ کو دلیل میں پیش کر دیا۔

دلیلوں کی کمی نہیں یارو
ایک ڈھونڈ و ہزار ملتی ہیں

دور حاضر میں مجتہدین کا کام یہ رہ گیا ہے کہ ملوک و وزراء اور تاجروں و دنیا داروں کو جس بات کی ضرورت ہو اسے حلال کر دیا کریں۔ کسی کے حلال قرار دینے سے حرام کام حلال نہیں ہو جاتا۔ البتہ جن کے سامنے مجتہدین کی بیان بازی اور دلیل بازی آجاتی ہے۔ قرآن مجید میں تو ایاما" **معدودات** فرمایا گیا ہے اور ایام جمع قلت کے اوزان میں سے لہٰذا تین سے لے کر نو روزے تک ہونے چاہئیں (دیکھو کیسی دلیل لائے ہیں) موصوف نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ روزے ہمیشہ دسمبر میں ہونے چاہئیں۔ یہ رمضان کی قید مولویوں نے لگا رکھی ہے او ایک منکر حدیث نے تو غضب ہی کر دیا۔ اس نے لکھ دیا کہ قرآن کی رو سے فرض نمازیں تین ہیں۔ یہ پانچ نمازیں مولویوں نے لگا رکھی ہے اور ایک منکر حدیث نے تو غضب ہی کر دیا۔ اس نے لکھ دیا کہ قرآن کی رو سے فرض نمازیں تین ہیں۔ یہ پانچ نمازیں مولویوں نے نکالی ہیں (دیکھ لیا آپ نے' سلف کو چھوڑ کر اجتہاد کہاں پہنچا رہا ہے۔)

روس نے جو چند ریاستوں کو آزاد کیا ہے۔ ان میں سے ایک رئیس کا نام سلمانی ہے اس کے گھر میں روسی عورت ہے۔ جب کسی نے کہا کہ کسی ملحد عورت سے کسی مسلمان کا نکاح درست نہیں ہے تو ایک صاحب علم نے دلیل

سمجھادی اور سمجھادی کہ حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کی بیویاں کافرہ تھیں۔

جب ٹیلی ویژن چلا تھا تو علمائے نے اس کی مخالفت کی تھی جو محققین اور خدا ترس اہل علم ہیں اب تک اس کے استعمال کو حرام ہی قرار دے رہے ہیں۔ لیکن جن لوگوں کو عوام سے دبنے اور عوام کے مطابق فتویٰ دینے کا مرض ہے ان میں سے بعض لوگوں نے کہہ دیا کہ یہ تصویر میں نہیں آتا آئینہ کی طرح سے ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا آئینہ میں نامحرم عورتوں کو اور ننگی عورتوں کو اور بے حیائی کی فلموں کو اور فواحش و منکرات کے ڈراموں کو دیکھنا جائز ہے۔ یہ تو کہہ دیا کہ یہ تصویر میں نہیں آتا اور عوام کے گھروں میں لانے اور لگوانے کا سبب بن گئے۔ اور ان فلموں اور ڈراموں اور ناچ رنگ کے اعمال و افعال پر پابندی لگوانے کے لئے کچھ نہیں کیا۔ نہ ہر جائز بات بتانے کی ہوتی ہے نہ ہر جائز کام کرنے کا ہوتا ہے' اب جو نئے مفتی آئے ہیں انہوں نے فرمادیا کہ ٹیلی ویژن آج کل ضروریات انسان میں داخل ہوچکا ہے گویا کہ اگر اس میں کوئی پہلو عدم جواز کا تھا بھی تو الضرورات تبیح المحذورات کے پیش نظروہ بھی کالمعدوم ہوگیا۔ کیا یہ بھی کوئی شرعی دلیل ہے کہ انسان معصیت کا اس حد تک خوگر بن جائے کہ اسے چھوڑے تو اضطراری کیفیت پیدا ہوجائے۔ اور پھر اس معصیت کو حلال کرلے۔ ٹی وی کو کسی نے آئینہ بتادیا اور کسی نے ضرورت میں داخل کردیا اور اس بے شرمی پر کوئی نکیر نہیں کہ ماں باپ بہن بھائی' سب ساتھ بیٹھ کر بے حیائی سے بھری ہوئی فلمیں دیکھتے ہیں۔ فتویٰ دیکھنے کے لئے بڑی ہوش گوش اور مخاطبین کا مزاج دیکھنے اور جاننے کی ضرورت ہے۔ کھلاڑی جو کھیل کھیلتے ہیں ان میں سے بعض کھیلوں کا یونیفارم آیا ہے جس میں گھٹنے اور آدھی آدھی رانیں کھلی رہتی ہیں۔ نئے مفتیوں کے سامنے یہ بات آئی تو اس کو بھی جائز کرلیا۔ یہ لوگ دلیلیں بھی نئی نئی لارہے ہیں۔ تاویلات کا باب کھلا ہوا ہے جی' بخاری اور شامی کا ایک صفحہ بھی نہیں پڑھ سکتے۔ مگر کٹ حجتی کے لئے تیار ہیں۔ حضرات اکابر نے جو یہ فرمایا تھا کہ مطلق مجتہد ہونے کا سلسلہ ختم ہے اور یہ کہ تلفیق بین المذاہب ناجائز ہے' آخر اس کی کچھ وجہ ہی تھی۔ بات یہ ہے کہ وہ لوگ اس قسم کے مجتہدین کی شان اباحیت سے امت کو محفوظ فرمانے کے لئے پابندی لگاگئے تھے۔ اب جو مجتہدین نکلے ہیں اول تو ان کا مبلغ علم کیا ہے۔ دوسرے اس اجتہاد کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ کبھی بینک کا سود حلال کررہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس کا نام نفع رکھ لو' کبھی بیمہ کو حلال کررہے ہیں۔

یہ منہیات اور محرمات کو حلال کرنے والے جو دلائل پیش کررہے ہیں۔ ان میں سے ایک دلیل الدین یسر بھی ہے اور بعض لوگ ماجعل اللہ علیکم فی الدین من حرج پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ دین کے آسان ہونے اور دین میں تنگی نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کسی عمل کے کرنے میں کچھ بھی تکلیف نہ ہو اور ساری چیزیں حلال ہوں اور جو جی چاہے کرلیا کرے اگر ایسا...... ہوتا تو نہ فجر کی نماز فرض ہوتی جس میں اٹھنا دشوار ہوتا ہے۔ نہ عصر کی نماز فرض ہوتی جو کاروبار کا وقت ہوتا ہے اور نہ حرام و حلال کی تفصیلات ہوتیں بلکہ احکام ہی نازل نہ کئے جاتے۔ آسان ہونے کا یہ مطلب ہے کہ کوئی اس پر عمل کرنا چاہے تو کرسکتا ہے جسے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا میں بیان فرمایا ہے۔

آج کل ایسے مجتہدین نکل آئے ہیں جو سود قمار' حرام گوشت کھانے اور صریح گناہوں کے ارتکاب کو جائز کہہ رہے ہیں اور دلیل یہ...... دیتے ہیں کہ دین آسان ہے۔ اس میں تنگی نہیں ہے۔ یہ لوگ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں۔

عوام کو سمجھ لینا چاہئے کہ یہ مجتہدین ان کے ہمدرد نہیں ہیں ان کی آخرت تباہ کرنے کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہ

○

بقیہ اتباع سنت

پاس اگر تو نہیں ہے تو شہر ہے ویراں میرا
تو ہے تو آباد ہے اجڑے ہوئے کاخ کو

اس کے برعکس اگر ہم نفس و خواہش کی غلامی میں جکڑے رہے' اور مغرب کی اندھی تقلید اور ان کی تہذیب و تمدن کو اپنے لئے باعث نجات سمجھتے رہے نیز ان کے فرسودہ' بیہودہ اور ظالمانہ نظام حیات کو اسلام کے عادلانہ' مساویانہ اور منصفانہ نظام حیات پر ترجیح دیتے رہے اور مغرب کی اتباع پر فخر' ان کی نقل اتارنے میں عزت اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ذلت و خواری تصور کرتے رہے تو ہماری یہ سوچ "ایں خیال است محال است جنوں " کا مصداق ہوگی۔ آیئے آج بھی وقت ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو مدار نجات سمجھتے ہوئے اس کی پیروی شروع کردیں اور اتباع سنت کو مشعل راہ بناکر اللہ کی رضا و معرفت کے طالب بن جائیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو اسلام کی طرف پھیردیں' ہمیں صراط مستقیم پر قائم رکھیں اور ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائیں۔ (آمین)

○

ڈاکٹر عبدالسلام کون؟

ایک تعارف
ایک تجزیہ

محمد طاہر رزاق' لاہور

روزنامہ نوائے وقت میں جناب جی ایم پراچہ صاحب کا مضمون بعنوان "ڈاکٹر عبدالسلام کی یاد میں" تین قسطوں میں شائع ہوا ہے۔ جس میں مصنف نے معروف قادیانی لیڈر آنجہانی ڈاکٹر عبدالسلام کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے ہیں۔ اس کی علمیت کے قصیدے پڑھے ہیں' پاکستان سے اس کی محبت کے گیت گائے ہیں۔ نوبل انعام کے حوالے سے اس کی خوب تشہیر کی ہے اور اسے دین و دنیا کے اعتبار سے ایک کامیاب انسان قرار دیا ہے۔

میں اسے جناب پراچہ صاحب کی کمال سادگی کہوں یا کمال ہوشیاری یا کمال بے خبری کہ موصوف کو یہ بھی معلوم نہیں کہ ڈاکٹر عبدالسلام کا تعلق اس گروہ سے تھا' جس نے ہندوستان میں انگریز کی ایک خوفناک سازش کے تحت قصر ختم نبوۃ پر ڈاکہ زنی کی ناپاک جسارت کی اور ایک غدار ملت مرزا غلام احمد قادیانی سے دعویٰ نبوت کرایا۔ مرزا قادیانی نے خود کو اللہ کا نبی اور رسول کہا۔ انگریزی سلطنت کی بقا کے لئے جہاد کو حرام قرار دیا۔ انگریز کو اولی الامر بنایا' ظالم انگریزی گورنمنٹ کو رحمت کا سایہ کہا۔ ملکہ وکٹوریہ کو زمین کا نور کہا اور انگریزی سلطنت کے خلاف جہاد کرنے والوں کو خدا اور رسول کا باغی' حرامی اور بدکردار قرار دیا۔

کیا پراچہ صاحب کو معلوم نہیں کہ جس جماعت نے سامراجی ایجنٹ ہونے کے ناطے' یہود و نصاریٰ میں اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے مسمی عبدالسلام کو ڈاکٹر عبدالسلام بنایا اور پھر اسے نوبل انعام دلوایا اور پھر یہودی پریس کے ذریعے پوری دنیا میں اس کی خوب تشہیر کرائی۔

○ اس جماعت نے خلافت عثمانیہ کی تباہی پر قادیان میں چراغاں کیا تھا۔

○ شاتم رسول راجپال کو قتل کرنے والے عظیم عاشق غازی علم الدین شہید پر تنقید کرتے ہوئے جماعت کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود نے کہا تھا کہ "وہ نبی بھی کیا نبی ہے' جس کی عزت کی حفاظت کے لئے خون میں ہاتھ رنگنے پڑیں۔"

○ جس نے حد بندی کمیشن کے سامنے مسلمانوں سے ہٹ کر قادیان حاصل کرنے کے لئے اپنا ایک میمورنڈم پیش کیا' جس کے نتیجے میں ضلع گورداسپور بھارت کے قبضہ میں چلا گیا اور بھارت کو کشمیر پر قبضہ کرنے کا واحد زمینی راستہ مل گیا۔

○ جس کے نمائندہ وزیر خارجہ سر ظفر اللہ نے بانی پاکستان قائد اعظم کی نماز جنازہ اس لئے نہ پڑھی کیونکہ قادیانیوں کے نزدیک قائد اعظم کافر تھے اس لئے کہ قائد اعظم مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے تھے۔

○ جنہوں نے وزیر اعظم لیاقت علی خان کو اس لئے قتل کرایا کہ لیاقت علی خان' قادیانی وزیر سر ظفر اللہ کو اس کی خرمستیوں کی وجہ سے کابینہ سے خارج کرنے کا اعلان کرنے والے تھے۔

○ جنہوں نے وطن عزیز میں ایک الگ ریاست "ربوہ" کے نام سے بسائی اور وہاں مسلمانوں کا داخلہ ممنوع قرار دیا اور ربوہ کا قادیانی خلیفہ وہاں کا مطلق العنان حکمران ہوتا تھا' جس کے سامنے ملکی قانون کوئی حیثیت نہیں رکھتا تھا۔

○ جنہوں نے اسرائیل میں اپنا مشن قائم کر رکھا ہے اور اسرائیل کی فوج میں چھ سو قادیانی بھرتی ہیں۔

○ جنہوں نے سقوط مشرقی پاکستان پر ربوہ کے بازاروں میں بھنگڑا ڈالا۔

○ جنہوں نے شاہ فیصل کی شہادت پر جشن منایا۔

○ جنہوں نے جناب ذوالفقار علی بھٹو کی موت پر خوشی مناتے ہوئے حلوے کی دیگیں تقسیم کیں اور بھٹو کو ایک غلیظ جانور سے تشبیہ دی۔

○ جنہوں نے ضیاء الحق کی شہادت پر ایک دوسرے کا منہ میٹھا کرایا اور مبارک بادیں دیں۔

○ جنہوں نے کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کا ماڈل امریکہ پہنچایا۔

○ اور جن کا مذہبی عقیدہ ہے کہ پاکستان ٹوٹ جائے گا اور اکھنڈ بھارت بنے گا۔ اسی لئے وہ اپنے مردے ربوہ میں امانتاً" دفن کرتے ہیں کہ جب اکھنڈ بھارت بن جائے گا تو ہم ان کی لاشیں اپنے مذہبی مرکز قادیان پہنچائیں گے۔ مرزا بشیر الدین کی قبر پر ایسی ہی تحریر رقم تھی' جو اب کسی مصلحت کے تحت مٹا دی گئی ہے۔

کیا جناب پراچہ صاحب نے مصور پاکستان' مفکر پاکستان حکیم الامت حضرت علامہ اقبالؒ کے یہ الفاظ کبھی نہیں پڑھے کہ:

○ "قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں" اور

○ "قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔"

○ حضرت حکیم الامت نے ہی سب سے پہلے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا تھا اور پاکستان کے خواب کی طرح حکیم الامت کا یہ خواب بھی ۱۹۷۴ء میں پورا ہوگیا' جب پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو کافر قرار دیا۔

فرنگی سامراج کی خودکاشتہ قادیانی جماعت کا تذکرہ ہوجانے کے بعد میں ڈاکٹر عبدالسلام آنجہانی کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ ڈاکٹر عبدالسلام پچھلے کئی برسوں سے کئی کربناک بیماریوں میں مبتلا تھا۔ فالج سے اس کا جسم بید لرزاں کی طرح کانپتا تھا' موت سے چھ ماہ قبل تک اس پر بے ہوشی کے دورے پڑتے اور اسے مصنوعی طریقے سے غذا پہنچائی جاتی۔ پھر دماغ پر ہونے والے شدید فالج کے حملہ نے اسے یادداشتوں اور ہوش و حواس سے بھی محروم کردیا۔ قادیانی ڈاکٹروں کی ایک مخصوص ٹیم اس کے علاج کے لئے مستعد رہتی لیکن کوئی علاج بھی کارگر نہ ہوتا۔ قادیانی جماعت نے اس کی اس خطرناک بیماری کو عام قادیانیوں سے چھپائے رکھا کیونکہ قادیانی جماعت کے پیشوا مرزا قادیانی نے فالج سے ہونے والی موت کو بہت بری موت قرار دیا ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام آنجہانی کا شمار چوٹی کے قادیانی مبلغین میں ہوتا تھا۔ اس نے تعلیم اور سائنس کی آڑ میں سینکڑوں مسلمان نوجوانوں کو قادیانی بنایا۔ یہود و نصاریٰ نے اس کی سائنسی خدمات کو سراہتے ہوئے اسے ۱۹۷۹ء میں نوبل انعام سے نوازا اور پھر ایک مخصوص پروگرام کے تحت پوری دنیا میں اس کے نام کی تشہیر کی گئی۔ ڈاکٹر عبدالسلام نے اس نوبل انعام کو اپنے "نبی" مرزا غلام احمد قادیانی کا معجزہ قرار دیا اور اس موقعہ پر اس نے کہا:

"میں سب سے پہلے مرزا قادیانی کا غلام ہوں' پھر مسلمان ہوں' اور پھر پاکستانی۔"

ڈاکٹر عبدالسلام نے کونسی سائنسی خدمات سرانجام دیں؟ انسانیت کو اس نے کیا فائدہ پہنچایا؟ پاکستان کو ان سے کیا عزت ملی؟ تاریخ پوچھتی ہے..... زمانہ سوال کرتا ہے!!

اسلام دشمن نوبل انعام ہمیشہ اسلام دشمنوں کو ہی دیتے ہیں۔ کیونکہ نوبل انعام کا بانی' نوبل خود بھی یہودی تھا۔ کیا کبھی یہ انعام مسلمان مشاہیر کو ملا ہے؟ ادب کے شعبے میں حضرت علامہ اقبالؒ کے مقابلہ میں نوبل انعام ایک بنگالی ہندو ٹیگور کو دیا گیا۔ حالانکہ ٹیگور علامہ اقبالؒ کی خاک راہ کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبل انعام ملنے پر تبصرہ کرتے ہوئے ملت اسلامیہ کے عظیم سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر فرماتے ہیں:

"وہ بھی نظریات کی بنیاد پر دیا گیا۔ ڈاکٹر عبدالسلام ۱۹۵۹ء سے اس کوشش میں تھے کہ انہیں نوبل انعام ملے۔ آخر کار آئن سٹائن کی صد سالہ یوم وفات پر ان کو مطلوبہ انعام دے دیا گیا۔ دراصل قادیانیوں کا اسرائیل میں باقاعدہ مشن ہے جو ایک عرصے سے کام کررہا ہے۔ یہودی چاہتے تھے کہ آئن سٹائن کی برسی پر اپنے ہم خیال لوگوں کو خوش کردیا جائے۔ سو ڈاکٹر عبدالسلام کو بھی انعام سے نوازا گیا۔" (ہفت روزہ "چٹان" لاہور ۶؍ فروری ۱۹۸۶ء)

یہ تو تذکرہ ہے یہودیوں کی نوازش کا' اب جہاں تک ڈاکٹر عبدالسلام کی اہلیت و قابلیت کا ذکر ہے' تو آنجہانی جس دور میں گورنمنٹ میں لیکچرار تھے تو ان کے طلبا ان کے پڑھانے کے طریقہ سے مطمئن نہ تھے اور کالج کے پرنسپل نے ان کی پرسنل فائل میں لکھا تھا کہ وہ ایک نااہل استاد ہیں جو اپنے شاگردوں کو مطمئن کرنے سے قاصر ہیں۔ وہ شخص جو اپنے کالج کے طلبا کو مطمئن نہ کرسکا لیکن وہ نوبل انعام کے لئے بین الاقوامی یہودی دماغوں کو مطمئن کرگیا' نوبل انعام کیا چیز ہے؟ یہود و نصاریٰ نے تو ڈاکٹر صاحب کے پرائمری فیل پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کو "نبوۃ" عطا کردی تھی۔

جب ۱۹۷۴ء میں پاکستان کے مسلمانوں کو زبردست مطالبہ اور تحریک کے نتیجہ میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو کافر قرار دیا تو ڈاکٹر عبدالسلام اس فیصلے پر احتجاج کرتے ہوئے پاکستان چھوڑ کر انگلستان چلاگیا اور پھر پوری دنیا میں گھوم کر پاکستان کی قومی اسمبلی اور اس عظیم فیصلے کے خلاف خوب زہر اگلا۔ اس فیصلے کے کچھ مدت بعد پاکستان میں ایک بہت بڑی سائنسی کانفرنس ہورہی تھی۔ وزیر اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو نے ڈاکٹر عبدالسلام کو بھی کانفرنس میں شرکت کا دعوت نامہ بھیجا لیکن ڈاکٹر عبدالسلام نے انتہائی غصہ میں اس کا جواب بھیجا:

"میں اس لعنتی ملک پر قدم نہیں رکھنا چاہتا' جب تک آئین میں کی گئی ترمیم (قادیانی ترمیم) واپس نہ لی جائے۔"

یہ زہریلا جواب سن کر پوری پاکستانی قوم میں غم و غصہ کی شدید لہر دوڑ گئی۔

آنجہانی ڈاکٹر عبدالسلام کی بھارت کے سابقہ وزیر اعظم راجیو گاندھی سے بڑی دوستی تھی۔ وہ کبھی پوشیدہ اور کبھی اعلانیہ بھارت کا دورہ کرتا۔ بھارت جب بھی کوئی نیا اسلحہ بناتا تو وہ ہمیشہ بھارت کو مبارک باد بھیجا کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب قادیانیوں نے اپنا سالانہ عالمی جلسہ بھارت میں کرنے کا فیصلہ کیا تو بابری مسجد

شہید کرنے والے اور ہزاروں کشمیریوں کا خون پینے والے بھارت نے انہیں بخوشی اجازت دے دی اور ان کے راستے میں اپنی پلکیں بچھادیں۔ بھارتی ٹی وی اور بھارتی اخبارات نے قادیانیوں کے ارتدادی پروگرام کو خوب کوریج دی۔ پاکستان سے جانے والے ہزاروں قادیانیوں کی واہگہ بارڈر پر بڑی آؤ بھگت کی گئی اور انہیں باراتیوں کی طرح قادیان لے جایا گیا اور جلسہ ختم ہونے پر انہیں تحائف دے کر بڑی تکریم سے روانہ کیا گیا۔ سوال اٹھتا ہے کہ بھارتیوں اور قادیانیوں میں اتنی محبت کی کیا وجہ ہے؟ اس کی صرف ایک ہی وجہ ہے اور وہ ہے "اسلام اور پاکستان دشمنی۔"

اب ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو پاکستان کی سرزمین میں دفن کیا گیا ہے تو شہیدوں کی یہ سرزمین اپنے بیٹوں سے سوال کرتی ہے کہ مجھے "لعنتی" کہنے والا میرے پیٹ میں کیوں دفن کیا گیا ہے؟

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

اے نوجوانان ملت اسلامیہ!

اے ختم نبوت کے شاہینو!

اے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تحفظ ختم نبوت کی فوج کے دلاور سپاہیو!

اے معاذ رضی اللہ عنہ اور معوذ رضی اللہ عنہ کے جذبوں کے امینو!

اے طارق و قاسم کی جراتوں کے وارثو!

ایک خطرناک سازش کے تحت اس غدار اسلام، غدار وطن اور غدار ملت اسلامیہ کو سائنسی ہیرو بنا کر نصابی کتب میں شامل کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ کالجوں کی لائبریریوں اور لیبارٹریوں کو اس کے نام سے منسوب کرنے کے لئے کچھ خفیہ چہرے سرگرم ہیں۔ نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس باغی کے مکان واقع جھنگ کو ایک قومی یادگار کے طور پر محفوظ کرنے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔

اسلام کے بیٹو! آؤ عہد کریں کہ ہم اس غدار کے نام کو اپنی نصابی کتب میں شامل نہیں ہونے دیں گے۔ ہم اپنے کالجوں اور اسکولوں کے کسی بھی شعبہ کو یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ کے نام سے منسوب نہیں ہونے دیں گے۔ ہم اس کے منحوس اور ناپاک مکان یعنی "قادیان ہاؤس" کو قومی یادگار نہیں بلکہ "عبرتگاہ" بنادیں گے۔

کیونکہ یہ ملک ہمارے آقا جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر بنا ہے۔ اس لئے اس ملک میں ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن اور گستاخ کے لئے کوئی جگہ نہیں۔

جن کو نہ ہو کچھ پاس پیغمبرؐ کے ادب کا
چن چن کے میں اس قوم کو مٹی میں ملادوں
اسلام سے جس قوم کو ہے کچھ بھی محبت
میں اس کے لئے راہ میں آنکھوں کو بچھادوں
(ظفر علی خان)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کی سرگرمیاں

ابن فریدی کے قلم سے

عبدالغفور احسان بلوچ قادیانی کا ایک سال کا ریکارڈ چیک کیا جائے

گولارچی (نمائندہ خصوصی) فوجی شوگر ملز کھوسکی کے سابق قادیانی جی ایم عبدالغفور احسان بلوچ جس کا تبادلہ اسلام آباد ہو گیا ہے اس کا ایک سال کا ریکارڈ چیک کیا جائے، کیونکہ ہمارے علم میں آیا ہے کہ یہ شخص انتہائی متعصب قادیانی تھا اور اس کو قادیانیت کی تبلیغ کرنے کا جنون سوار تھا، اسی لئے اس کو فوج کے عہدے سے ریٹائر کیا گیا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے فوجی شوگر ملز کھوسکی میں بہت کام اپنی من مانیوں سے لئے اور جس کا ملز کے ساتھ ساتھ ملک عزیز کا بھی نقصان ہوا ہے ہماری معلومات میں آیا ہے کہ امسال چینی کے لئے جو بوریاں خریدی گئی وہ انتہائی ناقص تھیں جن میں چینی ڈالی گئی، اس کے کچھ دن بعد وہ بوریاں پھٹ گئی اور سینکڑوں بوریاں چینی کی ضائع ہو گئی اور ملک کا نقصان ہوا اور اس کے ساتھ ساتھ بہت سارا مال بوریوں میں بند کھلے آسمان کے نیچے پڑا ہوا ہے اور اس کی حفاظت کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ سندھ کی بارش ویسی مشہور ہے اگر برسات شروع ہو گئی تو اکثر چینی ضائع ہو جائے گی ہمارا حکومت سے مطالبہ ہے کہ ان دونوں باتوں کو چیک کرے اگر مال واقعی ناقص لیا گیا ہے اور ضرور لیا گیا ہوگا اور چینی باہر پڑی ہے تو عبدالغفور احسان بلوچ کو اسلام آباد رکھنے کے قابل نہیں ہے بلکہ اس سے ایک ایک پائی کا حساب وصول کرے اس کو اس کی بدعنوانی کے جواب میں جیل کی سلاخوں کے پیچھے روانہ کیا جائے۔

دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کھوسکی اور شادی لارج کے رہنماؤں صوفی محمد خان، محمد صفدر صدیقی شوکت علی، مولانا عبدالحمید حیدر، مولانا عبدالواحد، قاری عبدالرزاق صاحب اور سپاہ صحابہ پاکستان کے رہنما مولانا محمد عبداللہ سندھی نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانی عبدالغفور احسان بلوچ جو فوجی شوگر ملز کھوسکی میں رہا اس کا فوری طور پر محاسبہ کیا جائے اور اس کے بدعنوانی کے تمام عوامل عوام الناس کے سامنے رکھے جائیں اور اس کو کڑی سے کڑی سزا دی جائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بدین کے مرکزی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے قادیانی عبدالغفور احسان بلوچ کے کھوسکی سے تبادلے پر

اشتیاق احمد

وادی مرجان کی کہانی

میں مرزائیت کی طرف کس طرح مُتوجہ ہوا؟

"آپ مسئلہ ختم نبوت کی طرف کس طرح متوجہ ہوئے۔"

یہ سوال مجھ سے اکثر کیا جاتا ہے...... ایک دوسرا سوال بھی جس کا جواب میں پہلے والا نہیں دیتا اور وہ سوال یہ ہے "آپ کی عمر کتنی ہے؟"

پہلے اس سوال کا جواب میں یہ دیا کرتا تھا..... جی ہوگی کوئی چالیس سال، لیکن اب میں اس کا جواب دیتا ہوں "میری عمر اس وقت آٹھ سال ہے۔"

میرا یہ جواب سوال کرنے والے کو مسکرانے پر مجبور کردیتا اور وہ کہہ اٹھتا ہے "آپ مذاق کر رہے ہیں" جی نہیں میں مذاق نہیں کر رہا، جب سے میں نے مسئلہ ختم نبوت میں دلچسپی لینا شروع کی ہے میں اسی وقت سے اپنی عمر شمار کرنا پسند کرتا ہوں۔

لہٰذا آج میں اسی پہلے سوال کا جواب دینے کی کوشش کروں گا...... میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ مجھے کراچی کے ختم نبوت کے پروانے اس سلسلہ میں بلانا پسند کریں گے، یہ بات میرے لئے حیران کن بھی ہے، بلانا ہی تھا تو اس مسئلے کے کسی عالم کو بلایا جانا چاہئے تھا، کسی ماہر مقرر کو بلایا جانا چاہئے تھا، اس میدان کے کسی ماہر کھلاڑی کو بلایا جاتا...... جو سیر حاصل گفتگو کرتے، ہر سوال کا جواب دیتے، ایک طفل مکتب کو بلانا کچھ عجیب سا لگا...... اور پھر میں مقرر تو سرے سے ہوں ہی نہیں۔

آٹھ سال پہلے میں مرزائیوں کے بارے میں قطعاً "کچھ نہیں جانتا تھا...... صرف اتنا معلوم تھا کہ مرزائی، کسی مرزا قادیانی نامی آدمی کو نبی مانتے ہیں اور بس...... اس سے زیادہ کچھ علم نہیں تھا۔ ایک روز میری بچی نے مجھ سے ایک عجیب سوال پوچھا!

"ابو! کیا صدر ضیاء الحق نے مرزائیوں کے خلاف کوئی آرڈی نینس جاری کیا ہے؟"

"کیوں! تم نے یہ بات کیوں پوچھی۔" میں نے حیران ہو کر کہا۔

"ہمارے محلے کی ایک لڑکی نے یہ بات مجھے بتائی ہے اور وہ کہہ رہی تھی، آپ لوگ ہماری کتابیں پڑھ کر دیکھیں...... ان میں کیا غلط بات ہے کہ صدر ضیاء نے ہمیں غیر مسلم قرار دے ڈالا ہے۔"

"تو کیا وہ لڑکی مرزائی ہے؟" میں نے پوچھا

ہاں ابو...... میری بچی نے کہا۔

"اچھا اب وہ آئے تو اس سے کہنا اپنی کتابیں ہمیں دکھائے۔"

"جی اچھا ابو۔"

مرزائی لڑکی گھر آئی تو میری بچی نے اسے میرا پیغام دیا، لیکن اس کے بعد وہ پھر ہمارے گھر نہ آئی میں کچھ الجھن سی محسوس کرنے لگا...... ذہن میں خیال بار بار آنے لگا کہ مرزائی ہمارے گھروں میں آکر اپنے مذہب کی بات کر جائیں اور میں نے ان کے بارے میں کبھی کچھ نہیں لکھا...... اب میں بھی ان پر ایک ناول لکھوں گا۔

دل میں یہ ٹھان کر ناول لکھنا شروع کردیا حالانکہ مرزائیت کے بارے میں کچھ معلومات نہیں تھیں...... بس موٹی سی بات معلوم تھی کہ وہ مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہیں...... سوچے سمجھے بغیر ناول لکھ مارا...... اس میں مرزائیوں کا نام شامل نہیں کیا تاکہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ یہ باتیں جھوٹ ہیں، غلط ہیں، ہم ایسے نہیں، ویسے نہیں...... ناول کا نام "وادی مرجان" رکھا اور یہ بھی بلا سوچے سمجھے رکھا...... اتنا میں نے سن رکھا تھا کہ مرزائیوں کی آبادی کا نام ربوہ ہے اور یہ ربوہ چنیوٹ کے آس پاس ہے، کبھی ربوہ جانے کا اتفاق تو ہوا ہی نہیں تھا۔

ناول چھپا، بازار میں آگیا...... ابھی بازار میں آئے چند دن ہوئے ہوں گے کہ میرے دفتر میں دو آدمی آئے...... ان دنوں میرا پبلشنگ کا دفتر راجپوت مارکیٹ اردو بازار لاہور میں تھا...... آنے والوں میں ایک بہت طاقتور جسم والا اور دوسرا دبلا پتلا تھا...... طاقتور جسم کی آنکھوں سے دہشت ٹپک رہی تھی...... لیکن بظاہر اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا؟

"اشتیاق احمد آپ ہیں؟"

"ہاں جناب! فرمائیے کیا خدمت کرسکتا ہوں۔"

"آپ نے "وادی مرجان" ہمارے خلاف لکھی ہے۔"

"جی کیا مطلب ہے؟" میں حیران رہ گیا، دل دھک دھک کرنے لگا، یہ میری زندگی کا

عجیب ترین دن تھا۔

"میں نے کہا ہے' آپ نے ناول وادی مرجان ہمارے خلاف لکھی ہے۔"

"آپ کون ہیں؟"

" ہم احمدی ہیں۔"

"احمدی..... کیا مطلب...... یہ احمدی کون لوگ ہیں؟"

"آپ مرزائی کہہ لیں۔"

"اوہ تو آپ لوگ مرزائی ہیں۔"

"ہاں! یہی بات ہے..... اب بتایئے...... آپ نے وادی مرجان ہمارے خلاف لکھی ہے نا۔"

"اس میں کہیں مرزائیوں کا نام نہیں ہے۔" میں نے گول مول جواب دیا۔

"نام نہ ہو...... ہے وہ ہمارے خلاف...... آپ نے جس وادی کا نقشہ کھینچا ہے...... اس وادی کے نقشے میں اور ربوہ میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں ہے۔"

"کیا مطلب؟" میں حیرت زدہ رہ گیا۔

"ہاں! ظاہر ہے..... آپ نے پہلے ربوہ کو جاکر دیکھا ہوگا اور پھر یہ ناول لکھا ہوگا....... ہمارے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی۔"

"جی نہیں..... بالکل غلط ہے' میں نے آج تک ربوہ نہیں دیکھا۔"

"یہ جھوٹ ہے...... آپ نے تو ناول شروع ہونے سے پہلے جو حدیث لکھی ہے....... وہ بھی سوچ سمجھ کر لکھی ہے۔"

یہ میرے لئے ایک اور حیرت بھری بات تھی...... بہرحال میں نے بہت مشکل سے اس بات کا یقین دلایا کہ میں آج تک ربوہ نہیں گیا۔

"آپ ہماری کتب کا مطالعہ کریں' ہماری کیسٹیں سنیں' ہم پھر آپ کے پاس آئیں گے" غالباً" وہ پمفلٹ' اسٹیکر کی ایک دو چیزیں بھی مجھے دے گئے....... دوبارہ ملاقات کے لئے پوچھا تو میں نے انہیں بتایا کہ میں لاہور میں ہفتے میں صرف ایک دن کے لئے ہوتا ہوں' ورنہ میں جھنگ میں رہتا ہوں....... آپ اگر آنا چاہیں تو جھنگ آجائیں۔

وہ چلے گئے اور مجھے فکر میں مبتلا کر گئے....... جھنگ آکر میں اپنے ایک واقف مولوی صاحب کے پاس گیا' ان سے پوچھا آپ کو معلوم ہے....... ہمارے شہر میں کوئی دفتر ختم نبوت ہے؟

"ہاں! دفتر ہے اور ختم نبوت کے مولوی صاحب کا نام مولانا غلام حسین ہے...... کیں کیا بات ہے؟"

میں نے انہیں بات بتائی اور انہیں ساتھ لیکر مولانا غلام حسین صاحب کے پاس پہنچا...... ان سے ایک دو کتابیں لیں....... انہوں نے ہر طرح کے تعاون کا یقین دلایا...... کچھ معلومات بھی بہم پہنچائیں۔

ایک روز سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ والے دفتر میں بیٹھا کام میں مصروف تھا کہ وہی دو نوجوان آدھمکے لیکن اس وقت وہ اپنے ساتھ چار نوجوانوں کو اور لائے تھے گویا چھ مرزائی یک دم وہاں آگئے...... اس وقت تک میں کسی قدر مرزائیت کا مطالعہ کرچکا تھا لیکن تھوڑی بہت معلومات سے مرزائیوں کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا........ میں گھبرا گیا....... لیکن جلد ہی خود پر قابو پالیا....... اس روز ان کا ایک ہی مطالبہ تھا..... اور وہ یہ:

"جناب! آپ ہمارے ربوہ آئیں! ہم آپ کو ربوہ کی سیر کرائیں گے' آپ کو اپنے کسی مربی سے ملوائیں گے وہ پوری طرح آپ کا اطمینان کرادیں گے اور اس کے بعد آپ مرزائیت کے خلاف کچھ لکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کریں گے۔"

"ٹھیک ہے....... میں کسی روز آؤں گا۔"

"آپ دن اور وقت طے کریں۔"

میں پریشان ہوگیا..... اس وقت تک ربوہ کے بارے میں عجیب و غریب باتیں سن چکا تھا...... خیر' میں نے ان سے کہا:

"آپ مجھ سے خط و کتابت جاری رکھیں' ہم وقت طے کر ہی لیں گے۔"

اور وہ چلے گئے۔ اب ان کے خط آنے لگے' ان کا ایک مطالبہ تھا...... یہ کہ ربوہ آئیں........ میں نے جب کوئی دن طے نہ کیا اور وہاں پہنچنے کی حامی نہ بھری تو ایک دن وہ سب پھر آگئے...... اس روز میں نے کچھ تیاری کرلی تھی..... ان سے سوالات کئے...... وہ تسلی بخش جواب نہ دے سکے' انہوں نے جواب میں صرف یہ کہا کہ آپ ہمارے مربی سے ایک ملاقات کرلیں "آپ کے تمام سوالات کے جوابات مل جائیں گے۔" میں نے ان سے کہا:

"میں بہت جلد پروگرام بناؤں گا۔"

اس حد تک وعدہ لیکر وہ چلے گئے.......

میں اب کافی پریشان ہوچکا تھا' مولانا غلام حسین صاحب سے جاکر ملا' انہیں ساری تفصیل سنائی اور بولا:

"میں سوچ رہا ہوں...... ربوہ کا چکر لگا ہی لوں۔"

لیکن آپ اکیلے نہیں جائیں گے' میں آپ کے ساتھ چلوں گا اور ایک دو آدمیوں کو اور ساتھ لے لیں' کیونکہ ہم نہیں جانتے ان کے ارادے کیا ہیں؟

میں نے یہ بات پسند کی....... پروگرام طے کرلیا گیا' میں نے اپنے دو اور ساتھیوں کو تیار کرلیا اور انہیں خط لکھ دیا...... لیکن میں نے مولانا غلام حسین صاحب سے درخواست کی تھی کہ وہ مرزائیوں کے سامنے نہیں آئیں گے اس طرح وہ شاید کھل کر بات نہ کرسکیں' انہوں نے اس بات کو تسلیم کرلیا۔

ان دنوں میرے پاس گاڑی تھی' ہم اس میں سوار ہوکر ربوہ پہنچے مولانا غلام حسین صاحب

اسٹیشن والی اپنی مسجد میں اتر گئے...... انہوں نے ہم سے وقت طے کرلیا کہ اتنے وقت تک ہم لوگ واپس لوٹ آئیں!...... پھر ہم اپنے ان مہمانوں کی دکان پر گئے...... انہوں نے دکان کا پتہ دیا تھا...... وہ بہت گرمجوشی سے ملے...... بہت خوشی کا اظہار کیا میں نے ان سے کہا:

"ہم اپنے ساتھیوں سے وقت طے کرکے آئیں ہیں...... ہمیں دو گھنٹے تک واپس پہنچنا ہے۔"

"ہم سمجھ گئے' آپ نے یہ وقت اس خوف سے طے کیا ہے کہ ہم آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچائیں...... لیکن آپ فکر نہ کریں' ایسی کوئی بات نہیں ہے۔"

"بہرحال! آپ ہمیں دو گھنٹہ کے اندر فارغ کردیں گے۔"

ہاں! کیوں نہیں...... پہلے ہم آپ کو سیر کرائیں گے' پھر اپنے مربی کے پاس لے چلیں گے۔

اس وقت تک میں ربوہ کو دیکھ دیکھ کر کافی حیران ہوچکا تھا..... کیونکہ وادی مرجان میں' میں نے اس کا بالکل یہی نقشہ لکھا تھا...... حالانکہ میں ربوہ اس وقت دیکھ رہا تھا' ناول لکھنے سے پہلے نہیں دیکھا تھا۔

انہوں نے اپنی عبادت گاہ دکھائی پھر دارالخلافہ والی عبادت گاہ دکھائی..... اس کے بعد طعام خانہ دکھایا..... وہاں بہت وسیع و عریض انتظامات تھے' اس کے بعد اپنے قبرستان بھی لے گئے...... وہاں مجھے عجیب سی وحشت کا احساس ہوا اور میں جلدی سے باہر آگیا...... میرے ساتھی بھی باہر آگئے...... میں یہ بتانا بھول گیا کہ جو جگہ بھی دکھانے کے لئے ہمیں لے جایا گیا' ہمیں ہر جگہ پہلے روکا ضرور گیا...... ہمارے میزبانوں نے جب تک ان کا اطمینان نہ کرادیا ہمیں وہ جگہیں دیکھنے کی اجازت نہ ملی...... میں نے اپنے میزبانوں سے طنزیہ انداز میں کہا بھی:

"کیوں جناب! میں نے وادی مرجان میں جگہ جگہ اس تمام ترچیکنگ کا ذکر کیا ہے نا۔"

وہ شرمندہ ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

انہوں نے اپنی لائبریری بھی ہمیں دکھائی' لائبریری کے منتظم سے میں نے پوچھا:

آپ کی لائبریری میں میرے ناول بھی ہوتے ہیں؟

ہاں جی.... بالکل...... ہمارے بچے آپ کے ناول بہت شوق سے پڑھتے ہیں' آیئے میں آپ کو آپ کے ناول دکھاؤں۔

اس نے ناول نکال نکال کر دکھائے....

آخر وہ ہمیں اپنی "احمدیہ یونیورسٹی" لے گئے...... غالباً" یہی نام تھا...... یہ کافی بڑی یونیورسٹی تھی' اس کی اوپر والی منزل کے ایک کمرہ میں ہمیں بٹھایا گیا...... ان میں سے ایک اپنے مربی کو لینے چلا گیا..... جلد ہی ایک درمیانہ قد کا آدمی ان کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا......

"یہ یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں! مبشر احمد کاہلوں۔"

وہ ہم سے ہاتھ ملاکر کرسی پر بیٹھ گیا...... ہمارے میزبانوں نے غالباً" انہیں ہمارے بارے میں پہلے سے سب کچھ بتادیا تھا..... لہٰذا اس نے چہرے پر مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا:

"ہاں جناب! آپ جو پوچھنا چاہیں' مجھ سے پوچھئے۔"

میں چند سوالات لکھ کرلے گیا تھا..... لہٰذا میں نے پہلا سوال پڑھا..... جو یہ تھا:

"آپ بتائیں...... ٹیپو سلطان کون تھا؟"

اس کے چہرے پر یک دم پریشانی کے آثار نمودار ہوئے' پیشانی پر بل بھی پڑے' اس نے کہا:

"میں نہیں جانتا ٹیپو سلطان کون تھا۔"

"لیکن جناب ہمیں تو یہاں اس دعوے سے لایا گیا ہے کہ ہمارے ہر سوال کا جواب دیا جائے گا' لہٰذا آپ ایک سیدھے سادے سوال کا جواب کیوں نہیں دے سکتے؟.... تاریخ کا ایک طالب علم بھی بخوبی جانتا ہے' ٹیپو سلطان کون تھا؟"

"پتہ نہیں کون تھا..... آپ مجھ سے مرزائیت کے بارے میں سوال کریں۔"

"یہاں میں نے لفظ مرزائیت لکھا ہے' اس نے لفظ "احمدیت" بولا تھا..... چلتے چلتے آپ پر یہ بھی واضح کردوں کہ ٹیپو سلطان نے انگریزوں سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کیا تھا اور

مرزا قادیانی نے ساری زندگی انگریزوں کی چاپلوسی کی تھی' ستارہ قیصریہ جیسی کتاب لکھی جس میں ملکہ وکٹوریہ کی تعریف میں زمین و آسمان ایک کردیئے...... خود کو انگریز کا خود کاشتہ پودا بھی ایک کتاب میں لکھا' یہ بھی لکھا کہ میں نے انگریز کی تعریف میں اتنی کتابیں لکھیں کہ ان سے پچاس الماریاں بھر جائیں' یہ بھی لکھا کہ اس کے باپ دادا نے انگریزوں کو پچاس گھوڑے اور دوسرا ساز و سامان جنگ کے لئے دیا تھا وغیرہ..... لہٰذا وہ ٹیپو سلطان کو مسلمانوں کا ہیرو کیوں قرار دیتا؟ خیر اب میں نے دوسرا سوال پوچھا؟

"جناب مرزا نے "آئینہ کمالات" (کتاب کا نام دراصل آئینہ کمالات اسلام ہے لیکن ہم اس کتاب کو آئینہ کمالات اسلام کیونکر تسلیم کرلیں' جبکہ یہ کتاب سراسر اسلام کے خلاف ہے) میں لکھا ہے کہ جو مجھے نہیں مانتا' اور جو میری کتابوں کو نہیں مانتا' وہ کنجریوں کی اولاد ہے...... مرزا کا اپنا بیٹا فضل احمد مرزا پر ایمان نہیں لایا تو کیا وہ کنجریوں کی اولاد ہوا؟ گویا مرزا کی بیوی کنجری تھی' آپ ذرا وضاحت کریں؟"

اس سوال پر اس کا منہ بن گیا' اس نے کہا:

"مرزا صاحب نے لفظ ذریتہ البغایا لکھا

ہے' اس کا مطلب ہے' سرکش"

"پورے ذریتہ البغایا کا مطلب سرکش ہے یا صرف بغایا کا؟...... یعنی سرکش کی اولاد۔"

"نہیں پورے ذریتہ البغایہ کا مطلب سرکش ہے۔"

"لیکن جناب ذریتہ کا مطلب تو اولاد ہوتا ہے۔"

"آپ گھر جا کر عربی کی لغت دیکھ لیجئے' اس نے کہا۔"

گویا اس نے اس سوال پر بات ختم کر دی..... میں نے تیسرا سوال پڑھا:

"مرزا نے تریاق القلوب میں ایک پیشن گوئی لکھی ہے...... وہ یہ کہ اللہ نے مرزا سے فرمایا ہے' تیرے نکاح میں دو عورتیں آئیں گی.... ایک کنواری دوسری بیوہ...... لیکن مرزا کے نکاح میں مرتے دم تک کوئی بیوہ عورت نہیں آئی...... اس سلسلے میں کیا کہتے ہیں؟"

"پہلی بیوی فوت ہونے کے بعد وہی بیوہ بن گئی" مربی صاحب نے جواب دیا۔

شاید اس سے زیادہ بھونڈا جواب آپ نے کسی سوال کا نہ سنا ہوگا....... اب میں نے اگلا سوال پڑھا:

"معراج کی رات حضور نبی کریمؐ نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت فرمائی مطلب یہ کہ انبیاء علیہم السلام کی ارواح نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی تھی..... اس وقت مرزا قادیانی کہاں تھا؟"

"یہ کیا سوال ہوا؟ اس نے جھلا کر کہا۔"

"کیوں جناب جب وہاں تمام انبیاء کی روحیں موجود تھیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امامت فرما رہے تھے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ کہ جتنے نبی آنا تھے' آچکے اور آخری نبی ان کی امامت فرما رہے لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی آمد کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا....... ورنہ اس موقع پر امامت نہ کرائی جاتی۔"

"آپ کا یہ سوال کوئی سوال ہی نہیں" اس نے کہا۔

خیر! کشتی نوح میں مرزا نے لکھا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا' اور وہ میں ہی ہوں' اس میں دو رنگی نہیں آئی؟ تو جناب مرزا جب مسیح موعود تھا تو پھر قادیان کیوں دفن ہوا؟"

"کیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کھودنے کی آپ اجازت دیں گے؟"

"وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے جگہ محفوظ ہے" میں نے فوراً" کہا۔

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کشمیر میں دفن ہیں۔"

""" اگر وہ کشمیر میں دفن ہیں اور مرزا قادیانی قادیان میں...... تو پھر وہ کون سے مسیح موعود ہیں جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک میں دفن ہوں گے؟

میں کہہ چکا ہوں....... کیا مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کھودنے کی اجازت دیں گے؟

"اس کی ضرورت نہیں جگہ محفوظ ہے" میں بولا

"اور کوئی سوال؟ اس نے کہا"

"میں سمجھ گیا وہ اس سوال سے کنی کترا رہا ہے۔"

"جی ہاں میرا اگلا سوال ہے........؟"

"آپ سوال پر سوال کرتے جا رہے ہیں...... میرے بھی ایک سوال کا جواب دیں؟"

"جی فرمایئے....... اگرچہ میں اس میدان میں ابھی بالکل بچہ ہوں؟ میں نے پریشان ہو کر کہا۔"

"مرزا اگر نبی نہیں تھا...... اور اس نے اپنی کتابوں میں جو کچھ لکھا...... وہ غلط لکھا' تو آپ کے مولانا اشرف علی تھانویؒ نے اپنی ایک کتاب میں مرزا کی پانچ کتابوں سے اقتباسات کیوں لئے؟"

"جی...... کیا مطلب؟ یہ کس طرح ہو سکتا ہے" میری سٹی گم ہو گئی۔

"یہ دیکھئے' ہم نے یہ کتاب شائع کی ہے..... اس کتاب میں مولانا اشرف علی تھانویؒ کی اس کتاب کا نام موجود ہے..... اور اس کے جن صفحات پر انہوں نے مرزا کی کتابوں کے پیراگراف لئے ہیں وہ صفحات درج ہیں وہ پیرے بھی درج ہیں اور مرزا کی کتب کے صفحات کے نام اور نمبر درج ہیں...... آپ پہلے ہمارے اس سوال کا جواب دیں' پھر ہم آپ کے باقی ماندہ سوالات کے جواب دیں گے۔"

یہ کہہ کر اس نے کمالات اشرفیہ نام کی کتاب میرے سامنے رکھ دی...... میری حالت نازک تھی..... آخر میں نے کہا:

"یہ بات پہلی بار سامنے آئی ہے' میں آپ کو اس کا جواب ضرور لکھوں گا انشاء اللہ"

"ٹھیک ہے.... پہلے اس کا جواب لایئے۔"

گویا یہ ملاقات ختم ہونے کا اشارہ تھا...... ہم اٹھ کھڑے ہوئے..... میری حالت بہت ردی تھی ہم فوراً" مولانا غلام حسین صاحب کے پاس پہنچے ہی میں کمالات اشرفیہ والی بات کی انہوں نے کہا:

"فکر کی ضرورت نہیں جواب دے دیا جائے گا؟"

اس سوال کے جواب کے سلسلے میں ہمیں ملتان جانا پڑا...... دفتر ختم نبوت میں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب ناظم اعلیٰ ختم نبوت سے ملاقات ہوئی اور مرزائیوں کے اس فریب کی کہانی معلوم ہوئی....... پھر ہم نے ثبوت حاصل

باقی صفحہ ۱۸ پر

اسلام دینِ کامل ہے عیسائیت صرف جسم کو مخاطب کرتی ہے

کینیڈین خاتون کا قبول اسلام

ترجمہ : مسعود حسن حسنی

اخبار و جرائد کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے سائے عاطفت میں پناہ لینے والوں کا روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور ان میں اس طبقہ کی تعداد زیادہ ہے جو صنف نازک کہلاتا ہے' جبکہ اسلام کے خلاف مغربی پروپیگنڈہ ایجنسیاں اپنی تمام تر کوششیں صرف کر رہی ہیں کہ لوگوں کے دلوں میں اسلام کی طرف سے نفرت زیادہ بٹھائی جائے' اور لوگوں کو اسلام سے دور رکھا جائے۔ لیکن اس کے باوجود جو لوگ اسلام کا مطالعہ کرتے ہیں بے اختیار کہہ اٹھتے ہیں کہ یہی دین' دین حق ہے اور یہی حال عورتوں کا ہے کہ جب کوئی عورت اسلام کا مطالعہ کرتی ہے تو کہہ اٹھتی ہے کہ اسلام نے عورت کو وہ مرتبہ عطا کیا ہے جو کسی مذہب میں اس کو عطا نہیں ہوا۔ نومسلموں کے تاثرات سے صرف پتہ چلتا ہے کہ مغربی تہذیب پوری طرح معطل ہو کر رہ گئی ہے جہاں لوگ درندوں کی طرح اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے زندگی گزار رہے ہیں' وہاں زندگی کا مفہوم نفسانی خواہشات کی تکمیل کے علاوہ کچھ نہیں' برخلاف اسلام کے جہاں آخرت کا تصور تمام برائیوں کے لئے سدباب بن جاتا ہے۔

اس مضمون میں ایک عیسائی عورت کے قبول اسلام کا واقعہ ہے جس نے عورتوں کے بارے میں اسلام کی پاکیزہ تعلیمات سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرلیا ہے۔

ذیل میں ہم ایک مسلم نوجوان جناب رناالسید سے قبول اسلام کے بارے میں ہوئی ان کی گفتگو کو پیش کر رہے ہیں۔

اسلام قبول کرنے سے پہلے ان کا عیسائی نام انجیا تھا۔ اسلام لانے کے بعد عائشہ نام رکھا گیا۔ اور جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو ان کی عمر چھبیس سال تھی۔ وہ کہتی ہیں کہ کینیڈا میں جس وقت میری ایک صالح مسلم نوجوان جناب رناالسید سے پہلی ملاقات ہوئی تو ان کے چہرے پر اطمینان و سکون اور مسرت کے آثار دیکھ کر میں نے محسوس کرلیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ بہت سی عورتوں کو ہدایت عطا فرمائی ہوگی۔

میں نے ان سے پہلا سوال یہ کیا کہ اسلام سے پہلے جس ماحول میں آپ کی نشوونما ہوئی کیا آپ اس کے بارے میں کچھ بتانا پسند کریں گی؟

انہوں نے جواب دیا "میری پیدائش ایک یونانی آرتھوڈکس گھرانے میں ہوئی میرے والدین مذہب کے معاملہ میں متعصب ہی نہیں بلکہ قدامت پرست تھے۔"

میری نشوونما تثلیث کے عقیدہ پر ہوئی لیکن مجھے اس پر یقین نہیں تھا' اور نہ ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا تسلیم کرنے کے لئے میرا دماغ تیار تھا' جیسے جیسے میرے شعور میں اضافہ ہوا' میرے اندر عیسائیت کے بہت سے عقائد کے سلسلے میں شکوک و شبہات پیدا ہونے لگے۔

مثلاً "اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں تو کیوں اللہ تعالیٰ نے ان کو سولی سے محفوظ نہیں رکھا' (کیوں اللہ تعالیٰ نے اجازت دی کہ ان کو تکلیف پہنچائی جائے اور سولی دی جائے) اللہ تعالیٰ کو ان کی حفاظت کرنی چاہئے تھی۔

انجیل کے مطالعہ کے دوران میں نے محسوس کیا کہ اس میں آپس میں تعارض ہے اور بعض باتیں غیر منطقی معلوم ہوئیں۔ چنانچہ ان ہی بنیادوں کی وجہ سے اس سے میری دوری میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔

اسلام سے مناسبت:

سوال : آپ کو اسلام سے کیسے مناسبت ہوئی؟

جواب : پہلے میں ایک مسلمان نوجوان سے متعارف ہوئی اور اور اسی تعارف نے بڑھتے بڑھتے محبت کی شکل اختیار کرلی' چنانچہ جس وقت ہم نے شادی کا ارادہ کیا اس کے گھر والوں نے انکار کردیا' کیونکہ لڑکے کے والدین اپنے بیٹے کے لئے مسلمان بیوی کا انتخاب کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ شروع شروع میں میں نے ظاہراً "اس سے شادی کی غرض سے اسلام قبول کیا' لیکن جس وقت میں نے کتابوں کے مطالعہ کے ذریعہ اسلام کو پہچانا اس وقت میں نے سمجھ لیا کہ میرا انتخاب شدہ راستہ صحیح ہے۔

سوال : آپ ان مبادی کو بتانا پسند کریں گی جنہوں نے آپ کو اسلام کے سلسلہ میں مزید مستحکم کیا؟

جواب : اسلام نے عورت کو ماں' بہن' بیوی کی حیثیت سے بہت عزت عطا فرمائی ہے' اسی چیز نے ہم کو بہت متاثر کیا۔ اسلام نے عورت کے لئے بے شمار حقوق دیئے ہیں جیسے حق وراثت'

حق ملکیت' شادی کے بعد اس کے حصہ وراثت کا محفوظ رہنا' اس کے اخراجات کی ذمہ داری والد اور شوہر پر ہے' اگرچہ وہ مالدار ہی کیوں نہ ہو' برخلاف اس کے یورپ میں عورت کا تصور یہ ہے کہ وہ اپنا خرچ پورا کرنے کے لئے گھر میں بھی اور باہر بھی کام کرنے پر مجبور ہے' (وہ کولہو کے بیل کی طرح کام کرنے پر مجبور ہے تاکہ اپنا اور اہل و عیال کا خرچ چلاسکے) یہی وہ تناسب مساوات ہے جو یہاں نافذ ہے (یہی وجہ ہے کہ یورپ آزادی نسواں کا بہت نعرہ لگاتا ہے)۔

یہاں اس کو مردوں کے برابر کام کرنے کا حق تو حاصل ہے لیکن مردوں کے بالمقابل اس کا مرتبہ کم ہے اگرچہ تعلیمی لیاقت میں وہ مرد سے بڑھی ہوئی ہی کیوں نہ ہو۔

گھر سے باہر رہ کر اس کا کام کرنا خاندانی خلفشار اور عائلی وابستگی کی کمزوری کا باعث ہے کیونکہ وہ والدین جو کاموں میں مشغول رہتے ہیں اکثر اوقات گھر سے غائب رہنے کی وجہ سے اپنے بچوں کو زیادہ وقت نہیں دے پاتے جس کی وجہ سے بچے ضائع ہوتے ہیں اور ماں کی پرورش سے محروم رہتے ہیں۔

وہ کہتی ہیں کہ قرآن کے مطالعہ سے میں اس نتیجہ پر پہنچی کہ وہ انسان کو حقیقت پسندی کے سلسلہ میں غور و فکر پر آمادہ کرتا ہے۔ اسلام دین کامل ہے جو عین عقل کے مطابق ہے' جبکہ عیسائیت صرف جزوء کو مخاطب کرتی ہے' میں صوم و صلوۃ کی پابند ہوں میں نے اسلام کے سلسلہ میں علوم دینیہ کی تعلیم حاصل کی اور نماز و روزہ کے مسائل اور قرآن کی تعلیم حاصل کی' مزید یہ کہ عربی زبان بھی سیکھی۔

میں دینی احکام پر پختہ یقین رکھتی ہوں:

سوال : اسلام نے آپ کی زندگی میں کیا تبدیلیاں پیدا کیں؟

جواب : اسلام قبول کرنے سے پہلے میری نظر میں مرد و عورت کے آزادانہ تعلقات' غلط افعال نہ تھے' اور نہ ہی میں ان تعلقات کو غیر اخلاقی تصور کرتی تھی اور نہ یہ سمجھتی تھی کہ یہ شاذ و نادر ہی یہ تعلقات وجود میں آتے ہیں۔

میرا نظریہ یہ تھا کہ ہر انسان کو اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے شخصی آزادی حاصل ہے لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے ان تعلقات کو حرام تسلیم کرلیا اور میں نے یہ تسلیم کیا کہ یہ تعلقات انسان کو بہت سے امراض و مصائب میں مبتلا کردیتے ہیں' اور انہی تعلقات کی وجہ سے معاشرہ میں شادی کا نظام پارہ پارہ ہوجاتا ہے اور مزید برآں یہ کہ یہ چیزیں اللہ تبارک و تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بھی ہوتی ہیں۔

اس کے بعد میں لباس کے معاملہ میں محتاط ہوگئی اور میں پردہ بھی کرنے لگی۔ دوسرے بہت سے لوگ اس حیادار لباس کی وجہ سے مجھ کو تعجب سے دیکھتے ہیں لیکن میں اس کی پرواہ نہیں کرتی کیونکہ میں دینی احکام و عائلی معاملات کے بارے میں پختہ یقین رکھتی ہوں' میں بچوں کی تربیت کی فکر کرتی ہوں اگرچہ ان ذمہ داریوں کی بنا پر گھر کے علاوہ کوئی ایسا کام نہیں کرسکتی جس سے کچھ کماسکوں اور نہ کماسکنے کی بنا پر اسلامی مدرسہ میں بچوں کی فیس ادا کرنا ممکن نہ تھا۔ لہذا میں خود بچوں کو گھر پر قرآن و عربی زبان کی تعلیم دیتی تھی اور وہ سال کے اختتام پر پرائیویٹ امتحان دیتے تھے اور ممتاز نمبروں سے کامیاب ہوتے تھے۔

میں نے اپنے والدین کو اسلام کے بارے میں مطمئن کرنے کی کوشش کی' لیکن ان دونوں نے میری کوششوں کو ٹھکرادیا اس لئے کہ ان کی پرورش ہی اسلام سے نفرت پر ہوئی تھی اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے ہدایت سے سرفراز فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تعریف کے لائق ہے۔ میری چھوٹی بہن نے اسلامی دعوت قبول کی اور اسلام کے سائے تلے آگئی اور وہ ایک مسلمان نوجوان سے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوکر اس کے ساتھ اطمینان کی زندگی گزار رہی ہے۔

والدین کے ساتھ ہمارا معاملہ پہلے سے بہتر ہے' کیونکہ اسلام نے ہمیں اسی کا حکم دیا' اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں ہم ان کی اطاعت نہیں کرتے ہیں' باقی تمام احکام میں ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہیں۔

سوال : دین اسلام سے واقفیت کے لئے آپ کو تشفی بخش کون کونسی کتابیں حاصل ہوئی ہیں؟

جواب : انگریزی میں بہت سی کتابیں مجھے ملیں' لیکن جو شخص عربی و انگریزی سے ناواقف ہو اس کے لئے اسلامی مبادی کی شروح سے فائدہ اٹھانا بہت مشکل ہے۔

اس سلسلہ میں بڑی مشکلات ہیں میرا خیال ہے کہ تمام زبانوں میں دینی کتب کا ترجمہ ہونا چاہئے کیونکہ دنیا کے مختلف گوشوں میں مسلمانوں کی زبانیں مختلف ہیں' جس کی وجہ سے وہ سواد اعظم سے کٹ جاتے ہیں' عالم اسلام میں اس کے وسائل موجود ہیں کہ ان کتب کے تراجم مہیا کیے جائیں مسلمان اس کام کو کیوں نہیں کرتے' ہمیں داعیوں سے زیادہ ایسے تراجم کی ضرورت ہے' مجھے اس بات کا اس لئے زیادہ احساس ہے کہ میں اپنے گھر کے افراد اور اپنی بہنوں کو جو نئی نئی اسلام میں داخل ہوئی ہیں دینی مفاہیم سمجھانے کی حتی المقدور کوشش کرتی ہوں' اس وقت مجھے حوالوں کی ضرورت پیش آتی ہے۔

سوال : جس وقت آپ نے اسلام قبول کیا اس وقت آپ کو اسلامی معاشرہ کی طرف سے کیا کوئی تعاون ملا؟

جواب : جہاں تک میرا تعلق ہے تو جس وقت میں مسجد گئی اس وقت تو ہم کو تعاون ملا وہاں امام نو مسلموں کے لئے دین اسلام کی تعلیمات کی

تشریحات کرتا ہے۔

کاش مسلمان اپنی ذمہ داری محسوس کرتے:

لیکن جہاں تک معاشرہ کا سوال ہے جس نے متعدد ایسے مسلمانوں کو پایا ہے جو مغربی تہذیب میں گھرے ہوئے ہیں اور وہ اسلام سے دور ہیں مسلمان اپنا وزن قائم کرنے میں اب تک کامیاب نہیں ہوئے' ہم امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' ہم اسلامی امت ہیں' ہمیں دین حنیف کی اشاعت اور اس کے مطابق زندگی گزارنی چاہئے' اور بہت سے راہ بھٹکوں کو راہ پر لانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ انہیں اس سلسلہ میں رکاوٹ نہیں ڈالنا چاہئے' اپنے بس میں جو ہے وہ کر ہی رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں کہ وہ میری مدد فرمائے۔ (آمین)

(تعمیر حیات لکھنؤ)

بقیہ: وادی مرجان میں

کرنے کے سلسلے میں بھاگ دوڑ کی اور آخر ثبوت ربوہ لکھ کر بھیجا ساتھ میں عربی لغت کے ذریعے ذریتہ البغا کے بھی معنی لکھے لیکن اس کی طرف سے پھر کوئی جواب نہیں لا نہ پھر مرزائی خود ملنے کے لئے آئے۔

البتہ سینکڑوں مرزائیوں نے خط و کتابت کے ذریعے سے مجھ سے سوالات کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع کردیا...... جو آج تک جاری ہے اور میں ہر ایک مرزائی کے خط کا جواب دیتا ہوں...... مرزائی ایسے خط و کتابت چھوڑ کر بھاگتے ہیں کہ کیا بتاؤں......

(نوٹ) میں اپنی کتابوں کے آخر میں اور اداریوں میں مرزائیوں کے اس فراڈ (کمالات اشرفیہ) والے کا مفصل ذکر کرچکا ہوں...... شکریہ!

مکتبہ لدھیانوی اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی مطبوعات

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی تصنیفات ایک نظر میں

آپ کے مسائل اور ان کا حل (آٹھ جلدیں)	۱۱۲۰/ روپے
اختلاف امت اور صراط مستقیم (مکمل)	۱۵۰/ روپے
اختلاف امت اور صراط مستقیم (حصہ اول)	۹۰/ روپے
عصر حاضر احادیث نبویؐ کے آئینے میں	۳۳/ روپے
ذریعۃ الوصول الی جناب الرسولؐ (بڑی)	۸۰/ روپے
ذریعۃ الوصول الی جناب الرسولؐ (چھوٹی)	۵۰/ روپے
شخصیات و تاثرات	۱۲۵/ روپے
رسائل یوسفی	۱۲۵ روپے
شیعہ سنی اختلاف اور صراط مستقیم	۱۵۰/ روپے
اطیب النغم	۴۰/ روپے
سیرۃ عمر بن عبد العزیزؒ	۶۰/ روپے
حسن یوسف (مقالات کا مجموعہ)	۱۵۰/ روپے
تحفہ قادیانیت (تین جلدیں)	۵۰۰/ روپے
گفٹ فار قادیانیز	۲۰۰/ روپے
نشر الطیب (از حضرت تھانویؒ)	۱۰۰/ روپے
اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے (محمد فیاض)	۱۵۰/ روپے
قادیانیت کا علمی محاسبہ (پروفیسر محمد الیاس برنی)	۳۰۰/ روپے
احتساب قادیانیت (حصہ اول مولانا لال حسین اخترؒ)	۱۰۰/ روپے
احتساب قادیانیت (حصہ دوم مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ)	۱۵۰/ روپے
رئیس قادیاں (مولانا محمد رفیق دلاوری)	۱۵۰/ روپے
خطبات ختم نبوت (دو جلدیں) مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی	۳۰۰/ روپے
تاریخی قومی دستاویز (مولانا اللہ وسایا)	۱۵۰/ روپے
قادیانیت کا سیاسی تجزیہ (صاحبزادہ طارق محمود)	۳۰۰/ روپے
تحفظ ناموس رسالت اور گستاخ رسول کی سزا (ایچ ساجد اعوان)	۲۰۰ روپے
ثبوت حاضر ہیں (متین خالد)	۳۰۰/ روپے
قادیانیت سے اسلام تک (متین خالد)	۲۰۰/ روپے

برائے رابطہ۔ مکتبہ لدھیانوی مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۸۰۳۳۷۷ نوٹ۔ جو حضرات دینی مدارس کے طلباء میں مفت کتابیں تقسیم کرنا چاہتے ہیں وہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب سے رجوع کریں۔

ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے دیتے ہیں

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کی نظروں میں اس کے بیٹے سے' اس کے باپ سے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (حدیث نبوی ﷺ)

پروفیسر ایم اے تاجی

فیصل آباد کے بشپ ڈاکٹر جان جوزف نے ساہیوال کے سیشن کورٹ کے صدر دروازے کے سامنے خودکشی کرلی! وجہ!!!

عیسائیت کے اس سرگرم عالم نے انتہائی جذباتی قدم اس لئے اٹھایا کہ ساہیوال کی ایک عدالت نے توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے ملزم ایوب مسیح کو سزائے موت کا حکم سنایا تھا۔

ابھی اس حکم پر عمل درآمد شروع بھی نہیں ہوا تھا اور ملزم کو یہ استحقاق حاصل تھا کہ وہ اس فیصلے کے خلاف عدالت عالیہ میں اپیل دائر کردے۔ (تازہ ترین اطلاعات کے مطابق لاہور ہائی کورٹ کے جج نے ایوب کی سزائے موت کو معطل کردیا ہے اور مقدمہ کی کارروائی کو جون کے مہینے میں دوبارہ شروع کرنے کا حکم دیا ہے)۔

پھر ڈاکٹر جان جوزف کو اتنی جلدی کیوں تھی؟ ملزم کا کیس تو ابھی عدالتی مراحل سے ہی گزر رہا تھا؟

ع ناطقہ سر بہ گریباں ہے اسے کیا کہئے

اسلام میں خودکشی حرام ہے اور یہی تصور عیسائیت میں بھی رائج ہے' مقدس انجیل میں ایک جگہ لکھا ہے:

"لیکن جو مجھ سے بھٹک جاتا ہے وہ اپنی ہی جان کو نقصان پہنچاتا ہے' مجھ سے عداوت رکھنے والے سب...... موت سے محبت رکھتے ہیں۔"

(آیت نمبر ۳۶' باب نمبر ۸' پرانا عہد نامہ)

اگر یہ واقعی خودکشی تھی تو پھر یہ کیسا بشپ ہے جو اپنی ہی تعلیمات کی نفی کرتا ہے اپنے ہی قانون کو توڑتا ہے' اور موت سے محبت کرکے اپنے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عداوت رکھتا ہے؟

اس واقعہ کے فوراً" بعد پاکستان کے عزیز ترین دوست اور وقت ضرورت ہمیشہ دھوکہ دینے والے "یارمار" امریکہ نے پھر گھسے ہوئے ریکارڈ کی طرح وہی پرانا مطالبہ دہرایا ہے توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے قانون کو منسوخ کردیا جائے۔

اس بیان کے فوراً" بعد پاکستان میں مقیم امریکی ایجنٹ' غیر سرکاری انجمنوں کے خدائی خدمت گار اور بیرونی ممالک سے بھاری امداد لینے والوں نے اپنی کوششیں تیز کردی ہیں۔ آئی ایس رحمٰن اور اور عاصمہ جہانگیر اور ان کے چیلے چانٹوں نے عیسائی پادریوں کے ساتھ مل کر جلسے جلوس نکالنے شروع کردیئے ہیں اور واویلا مچایا ہے کہ توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے قانون کے تحت انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہورہی ہے۔

اب ان جلوسوں اور جلسوں کی رپورٹیں تیار کرکے بدیسی آقاؤں کو بھیجی جائیں گی' جن کا حق الخدمت یہ ڈالروں کی شکل میں وصول کریں گے۔

مارچ ۱۹۹۸ء کے ریڈرز ڈائجسٹ میں ایک مضمون شائع ہوا ہے' جس میں بتایا جاتا ہے کہ مسلم ممالک میں بسے عیسائیوں پر کس طرح ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں' مضمون کی دوسری سطر میں ہی پاکستان کا ذکر خیر کیا جاتا ہے' گویا پاکستان میں مسلمانوں عیسائیوں کو لڑانے کے لئے میدان ہموار کیا جارہا ہے۔ اس دوران ڈاکٹر جوزف بار بار امریکہ کا دورہ کرتا ہے اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور توہین رسالت کے قانون کے خلاف دھواں دھار تقریریں کرتا ہے اور اپنی جیبوں کو امریکی ڈالروں سے بھر کر واپس لوٹتا ہے۔

لاہور کے بشپ الیگزینڈر جان ملک نے لاہور میں اور ہی گل کھلایا ہے توہین رسالت کے قانون پر تنقید کرتے ہوئے اس نے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ ہمیں زیادہ تنگ نہ کیا جائے ورنہ ہم بھی سیاہ مسیح بنانے پر مجبور ہوجائیں گے!!

یہ امریکی ڈالروں اور جرمن مارک کے سلنڈروں پر سانس لینے والے کس کی زبان بول رہے ہیں؟

انہیں شاید اندازہ نہیں کہ اسلام تو نام ہی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت والفت کرنے کا' یہ محبت قائم ہے تو ہمارا وجود زندہ ہے اور اگر یہ محبت روح میں رچی بسی نہیں تو پھر اس کوڑے کرکٹ والی زندگی کے تار کٹ ہی جانے چاہئیں۔

یہ قانون جس کے خلاف اتنا شور و غوغا برپا کیا جارہا ہے' اسی قانون نے مسلمانوں کے ہاتھ باندھے ہوئے ہیں ورنہ وطن عزیز کے طول و عرض سے لاکھوں غازی علم الدین شہید آج بھی خواجہ یثرب صلی اللہ علیہ وسلم کے چوکھٹ پر کٹ مرنے کو مچل رہے ہیں اور توہین رسالت کے مرتکب نابجار شیطانوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے بے تاب ہو رہے ہیں۔

جب تک یہ قانون ہے' عیسائیوں کی حفاظت ہوتی رہے گی کیونکہ اس قانون کے تحت آج تک کسی بدبخت انسان کو توہین رسالت کا مرتکب ہونے کے باوجود سزا نہیں دی گئی۔ سب مجرموں کو غیر سرکاری انجمنوں کے سمندر پار فنڈ کے ذریعے بیرون ملک فرار کروادیا گیا۔

قانون توہین رسالت صرف آخر الزمان پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہی نہیں' بلکہ تمام پیغمبروں کے ناموس کے تحفظ کے لئے بنایا گیا ہے' اس کا مقصد کسی بھی مخالف عقیدے والے کو سزا دینا نہیں۔ اس قانون کے تحت کوئی مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرنے کی سوچ بھی نہیں سکتا' کیونکہ اگر کوئی مسلمان حضرت ابراہیم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام' حضرت عیسیٰ علیہ السلام' حضرت داؤد علیہ السلام میں سے کسی ایک پیغمبر کی نبوت کا انکار کردے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے' پھر کس کی ہمت ہے کہ وہ ان نبیوں کی شان میں ایک لفظ بھی گستاخی کر سکے۔

دوسرے مذاہب میں بھی گستاخی رسول کی سزا یہی مقرر کی گئی ہی' مثلاً "انگلستان کے قانون میں گستاخی رسول کی سزا موت ہے"عیسائیوں کی بائبل میں توہین رسالت کرنے والے کی سزا موت اور صرف موت ہے اور وہ بھی انتہائی بھیانک موت۔

بشپ کیلرے ۱۴ مئی کے جنگ میں لکھتے ہیں:

"بائبل میں توہین رسالت کی سزا سنگسار ہے' کیونکہ اس میں محض سزائے موت کی تجویز نہیں بلکہ حکم دیا گیا ہے کہ توہین رسالت کے مرتکب ہونے والے کو کنواں کھود کر اس میں پھینک دیا جائے اور پھر اس قدر سنگباری کی جائے کہ وہ تڑپ تڑپ کر مرجائے۔"

اب امریکہ کیا کہے گا؟ عیسائی تعلیمات اور پاکستان!!

نجانے بشپ الیگزینڈر جان ملک کس

باقی صفحہ ۲۴ پر

جبار کارپٹس
ڈیلرز
زینت کارپٹ ● مون لائٹ ● پاک پنجاب کارپٹ
لونائیٹڈ کارپٹ ● ویلنن کارپٹ ● اولمپیا کارپٹ
PH: 6646888 - 6647655
FAX: 092-21-521503
مساجد کیلئے خاص رعائت
سی، این آر ایونیو نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک جی
برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

ذیشان حیدر' کراچی

اسلام کا جھوٹا سرٹیفکیٹ

رسالہ ختم نبوت میں ۵ مارچ ۱۹۹۸ء کو اداریہ کی جانب سے ایک تحریر جس کا عنوان تھا "فوج میں ترقی کے لئے قادیانیوں کی طرف سے اسلام کا جھوٹا سرٹیفکیٹ" پڑھ کر بے حد افسوس ہوا کہ اسلامی ملک میں اتنے اہم اور دفاعی شعبے میں ملک دشمن اور اسلام دشمن افراد کو بھرتی کیا جارہا ہے۔ جو ملک و قوم کے لئے ناسور ہے' اس کے علاوہ بھی اگر ہم پاکستان میں تحقیق کریں تو پتہ چلے گا کہ قادیانی گروپ کس قدر تیزی کے ساتھ اپنا ناپاک مشن پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے سرگرم عمل ہے' جامعات میں مختلف سرکاری اداروں میں مختلف طریقوں سے قادیانیت کا زہر نسل نو کے جسموں میں داخل کررہے ہیں۔ قادیانیت کا فتنہ کوئی نیا فتنہ نہیں ہے۔ اگر ہم قادیانی مذہب کے موجد اور آباؤ اجداد کا نام بتائیں تو یقیناً" آپ ہماری رائے سے متفق ہوں گے۔ تو چلئے ماضی میں چلتے ہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے خلیفہ نامزد ہوئے تو مسائل کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر بہہ رہا تھا۔ بے شمار فتنوں نے سر اٹھانا شروع کردیا' ان فتنوں میں ایک سب سے زیادہ خطرناک فتنہ تھا "جھوٹے مدعیان نبوت کا" مختلف لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی نبوت کا دعویٰ کردیا تھا۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد یہ چنگاری آگ بن کر اٹھی اور بے شمار لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ سب سے پہلے جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا وہ تھا "الاسود العنسی" یہ یمن کے قبیلے مذحج کی شاخ سے تعلق رکھتا تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح تھا اور برے کردار کا مالک تھا۔ ۱۰ ہجری میں اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور چند قبیلوں کو اپنے گمراہ کن خیالات کا حامی بناکر اسلام کے خلاف بغاوت شروع کردی' لیکن کچھ عرصے کے بعد نشے کی حالت میں حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں جہنم رسید ہوگیا۔

نبوت کا دوسرا دعویدار مسیلمہ کذاب تھا' جو یمامہ کے قبیلے بنو حنیفہ سے تعلق رکھتا تھا۔ ۹ ہجری میں بنو حنیفہ کے ایک وفد کے ساتھ اس کا مدینے آنا ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کے دوران مسیلمہ نے کہا "اگر آپ اپنے بعد مجھے اپنا جانشین مقرر کردیں تو ابھی آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔" رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناگوار گزری اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک میں پکڑی ہوئی چھڑی اٹھاکر فرمایا "جانشینی تو بڑی چیز ہے میں تو تمہیں یہ چھڑی دینا بھی پسند نہیں کرتا۔" واپسی پر اس بدبخت نے نبوت کا دعویٰ کردیا اور یہ افواہ اڑائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی نبوت میں حصہ دار بنالیا ہے اور مجھ پر بھی وحی نازل ہوتی ہے۔ اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا افسوسناک واقعہ بھی پیش آگیا۔ مسلمان اس غم سے نڈھال تھے' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلیفہ نامزد ہونے تک مسیلمہ کذاب نے اپنا عقیدہ اس قدر تیزی سے پھیلایا کہ تقریباً" ایک لاکھ نفوس جس میں چالیس ہزار جنگجو اعراب تھے' مسیلمہ کذاب کے مرید بن گئے۔

خلیفہ اول نے مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لئے عکرمہ بن ابی جہل اور حضرت شرجیل رضی اللہ عنہما کو روانہ کیا لیکن عکرمہ بن ابی جہل کی جلد بازی کے باعث مسیلمہ کذاب کو شکست نہ ہوسکی۔ جس سے مسلمانوں کو تھوڑا نقصان پہنچا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دوسری بار حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اس فتنہ کے خاتمہ کے لئے روانہ کیا' اس مرد مجاہد اور شعلہ صفت سپہ سالار نے ایسا جاندار حملہ کیا کہ مخالفوں کے قدم میدان جنگ سے اکھڑ گئے اور وہ بدحواس ہوگئے' اس افراتفری کے دوران مسیلمہ کذاب خوفزدہ ہوکر بھاگا اور اپنے باغ "حدیقتہ الرحمن" میں گھس گیا' لیکن مسلمانوں نے باغ کا محاصرہ کرلیا۔ مسلمان اس جوش و جذبے کے ساتھ لڑے کہ باغ کی چار دیواری بھی ان کی راہ میں حائل نہ ہوسکی اور مسلمان اندر کود گئے۔ مسیلمہ کذاب کو دیکھتے ہی ایک وحشی نے ایسا تیرا مارا کہ مسیلمہ کذاب دو بار سانس بھی نہ لینے پایا اور جہنم رسید ہوگیا۔

ان جھوٹے دعویداروں کے علاوہ تیسرا دعویدار تھا طلیحہ بن خویلد اسدی جو عرب کے مشہور بہادروں میں شمار ہوتا تھا' اس بدبخت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی نبوت کا دعویٰ کردیا تھا' جس کی سرکوبی کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ضرار رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا۔ ایک مختصر سے مقابلے کے بعد طلیحہ کو شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے باعث حضرت ضرار رضی اللہ عنہ مدینہ واپس آگئے۔ کچھ عرصے کے بعد طلیحہ نے پھر زور پکڑا اور لوگوں کو اپنے ناپاک عزائم کے جال میں پھنسانا

شروع کر دیا۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ہوئی تو آپ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اس فتنہ کے خاتمے کے لئے روانہ کیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کے حامیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ایسا جاندار حملہ کیا کہ دم کے دم میں میدان صاف ہوگیا اور طلیحہ نے منہ کی کھائی۔ حق کا سر مزید بلند ہوگیا اور باطل مزید پستی میں گر گیا۔

اس طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے مدبر' عاقبت اندیشی اور مذہبی بصیرت سے ان فتنوں کا قلع قمع کیا۔ اور جب ہم حال کی طرف دیکھتے ہیں تو نہایت شرمندگی ہوتی ہے کہ مسلمانوں کے ملک میں مسلم حکمراں کے ہوتے ہوئے یہ فتنہ اپنا رنگ دکھا رہا ہے۔ ایک حکمران وہ تھے جن کی منزل شہادت تھی جن کا مقصد اسلام کو پھیلانا اور برائی کو روکنا جو زندگی کے ہر معاملے میں آقائے دو جہاں سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو مقدم سمجھتے تھے اور ایک حکمران آج کے ہیں' جن کی کمزوریوں اور بے حسی کے باعث مسیلمہ کذاب کی کرسی آج خالی نہیں ہے' اسود عنسی آج بھی اپنے ناپاک عزائم کے ساتھ موجود ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ چہرے بدل گئے ہیں' نام بدل گئے ہیں' مگر مقصد ایک ہے۔ انگریزوں کے زر خرید غلام قادیانی آج بھی اسلام کے خلاف سرگرم عمل ہیں۔ لیکن ہمارے حکمرانوں کو ہوش نہیں ہے' میں جمہوریت کے ان ٹھیکیداروں سے درخواست کرتا ہوں کہ خدا کے واسطے آپس کے جھگڑے چھوڑ کر اس اہم مسئلہ کی جانب بھی قدم بڑھائیں۔ دنیا فانی ہے قبر میں صرف نیک اعمال ہی کام آتے ہیں۔ بقول شاعر۔

کہا سکندر نے یہ حسرت سے جب آیا اس کا وقت رحلت
کہ سہل تر ہوتی نزع ہم پر جو ہم کو جاہ و حشم نہ ہوتے

اور ملت اسلامیہ کے نوجوانوں سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس آگ سے دور رہیں ورنہ یہ دین و دنیا دونوں کو کھا جائیں گے اور تحریک ختم نبوت کے مجاہدوں کو سلام پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے اب تک تمام مشکلات کو برداشت کرتے ہوئے قادیانیوں کا مردانہ وار مقابلہ کر رہے ہیں' کہیں تحریری طور پر تو کہیں تقریری طور پر' ان کے خلاف سرگرم عمل ہیں۔ بقول شاعر۔

اپنے اسلاف کی عظمت کے پرستار ہیں ہم
سنگ دربار نہیں صاحب کردار ہیں ہم

●●

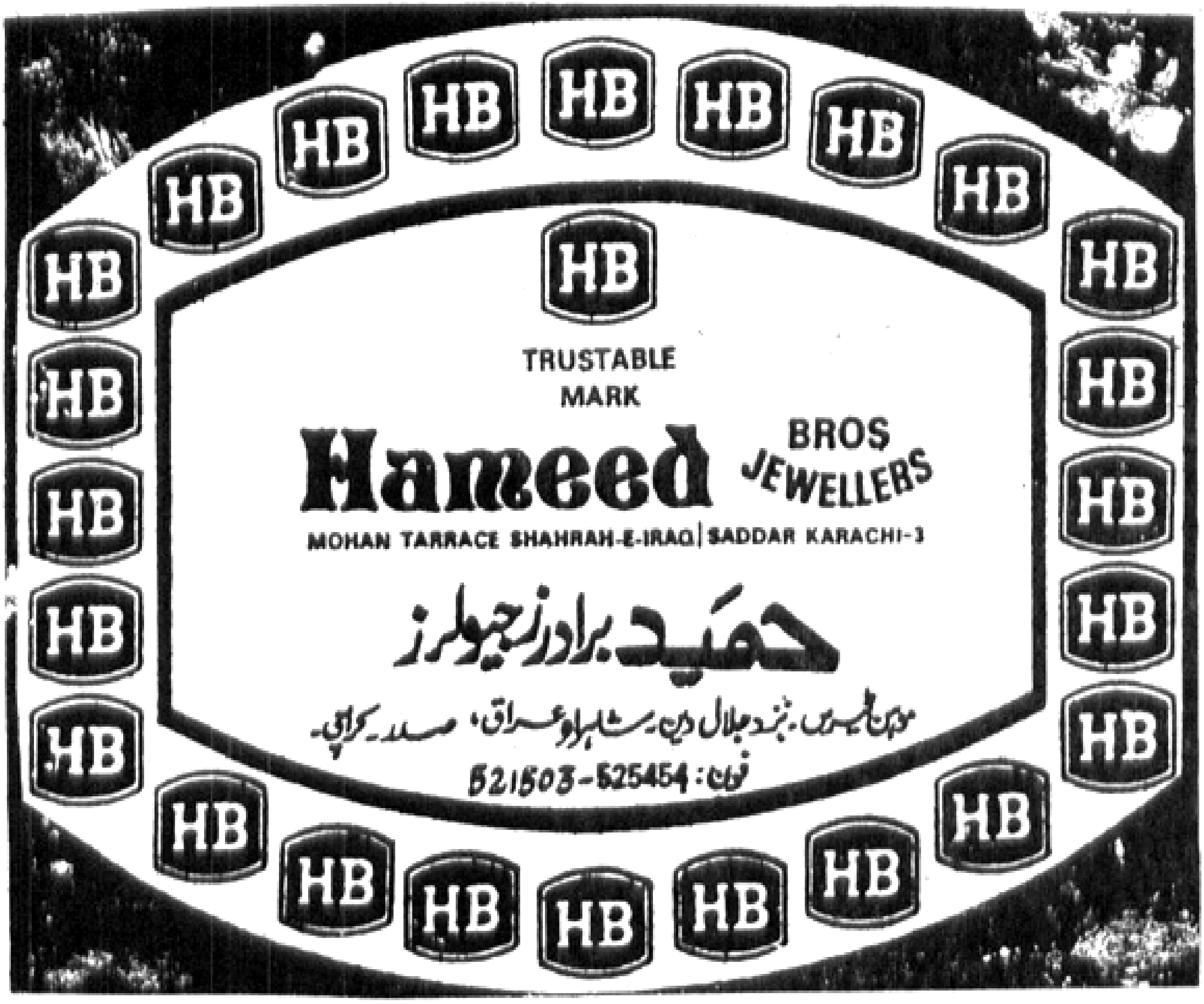

دینی مدارس اور حکومت پاکستان

محمد زبیر جلوی' کہروڑپکا

پاکستان میں بحمد للہ دینی مدارس بکثرت قائم ہیں۔ جو دین اور علم کی خدمت کر رہے ہیں بقول ایک بزرگ "یہ حفاظت دین کے قلعے ہیں" جو دین حق یعنی دین اہلسنت والجماعت کی خدمت اور نصرت میں مصروف ہیں۔ یہ مدارس حکومت پاکستان کے دست نگر نہیں بلکہ خالصتاً" قومی ہیں۔ اور ان کے اخراجات کا بوجھ عوام اہلسنت برضاء و رغبت برداشت کرتے ہیں۔ اب تک یہ بارہا مختلف حکومتی حملوں کے باوجود بھی اپنے نظام تعلیم اور نصاب تعلیم کے بارے میں بالکل آزاد ہیں۔

کم و بیش پانچ سال ہوئے آئے روز پاکستان کی حکومتیں دینی مدارس پر کیچڑ اچھالنے' کبھی مدارس کو دہشت گردی کے اڈے کہنے' کبھی دینی مدارس کے نصاب تعلیم کو تبدیل کرنے اور کبھی خالص دینی مدارس کو بند کرنے کے ارادے حکومت کے پروگرام میں شامل رہے۔ الحمدللہ علما اور طلبا کے دینی جذبات اور اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد کی وجہ سے یہ حکومتی پروگرام تاحال پایہ تکمیل تک پہنچنے سے قاصر رہا۔ اور یہ انشاء اللہ قیامت کی صبح تک ممکنات میں سے بھی نہیں۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

آخر کونسی ایسی وجوہات تھیں کہ دینی مدارس کو بند کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ کیا دینی مدارس دہشت گرد پیدا کرتے ہیں؟ دینی مدارس ہی نے علامہ مولانا حسین احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ جیسے عظیم علما پیدا کئے جنہوں نے سترہ سال تک روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ میں علم حدیث پڑھایا۔ قیام پاکستان میں پیش پیش علامہ مولانا شبیر احمد عثمانی رحمتہ اللہ علیہ دینی مدارس ہی کے فیض یافتہ تھے۔ انگریز کے خلاف جنگ لڑنے والے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جنہیں دنیا امیر شریعت کے نام سے پکارتی ہے دینی مدارس ہی کی پیداوار تھے۔ وقت کے بہت بڑے سیاستدان اور عالم دین علامہ مفتی محمود رحمتہ اللہ علیہ جنہوں نے آٹھ نو ماہ تک صوبہ سرحد میں مثالی حکومت کی وہ بھی دینی مدارس کے پیدا کردہ سیاستدان تھے۔ دینی مدارس نے دہشت گردوں کو جنم نہیں دیا۔ بلکہ دینی مدارس نے مفسر' محدث' مقرر اور اہل علم لوگ پیدا کئے۔ اس لئے دینی مدارس کو بند کرنے' حکومتی تحویل میں دینے اور دہشت گردی کے اڈے کہنے سے کنارہ کشی اختیار کرنی چاہئے۔

قبل اس کے کہ کچھ آگے تحریر کروں یہ اصولی بات عرض کردینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہر ادارے کا حکومت کے ماتحت اور اس کی کفالت میں ہونا قوم کی اجتماعی زندگی کے لئے مفید نہیں ہوتا۔ قومی اور اجتماعی امور بلکہ انفرادی امور میں بھی حکومت کی مداخلت بقدر ضرورت اور حاجت ہی ہونی چاہئے۔ اور قوم کی ترقی کے لئے آزاد اداروں کا ہونا بھی بہت ضروری ہے۔

ہندوستان میں اثر جمانے کے بارے میں فرانس کی ناکامی اور انگلستان کی کامیابی کے اسباب میں مؤرخین اس واقعہ کا تذکرہ بھی کرتے ہیں کہ فرانس میں حکومت عوام کی زندگی میں بہت دخیل تھی۔ اس کے برعکس انگلستان میں عوام اور اکثر ادارے آزاد تھے۔ اس وجہ سے اول الذکر میں کامیابی اور ترقی کی عوامی امنگ اور اس کی راہ نکالنے کا سلیقہ مفقود تھا۔ جبکہ انگلستان میں ان قوتوں کی فراوانی تھی۔ تاریخ کے علاوہ تجربات بھی اس اصول کی تائید کرتے ہیں جس کا تقاضا یہ ہے کہ مدارس دینیہ جن کی جڑیں عامتہ المسلمین میں پھیلی ہوئی ہیں حکومت کے اثر اور دخل اندازی سے آزاد ہیں۔ تاکہ عامتہ المسلمین کے ساتھ خالصتاً" دینی اور ایمانی بنیادوں پر ان کا ربط بدستور قائم اور قوی رہے۔ اگر یہ حکومت کے ماتحت آگئے تو عوام کا ربط ان کے ساتھ باقی نہ رہے گا اور اگر باقی بھی رہا بہت کمزور ہوجائے گا۔ اور یہ چیز عوام' اہل اسلام' نیز مدارس عربیہ دونوں کے لئے دینی اعتبار سے سخت مضر ہوگی۔

ان مدارس عربیہ کے اساسی اور بنیادی مقاصد یہ ہیں۔ تحریف و تبدیل اور انسانی خواہشات کی دخل اندازی سے دین اسلام کی حفاظت' علم دین کی اشاعت اور ایمان و یقین کی پختگی' طلبہ میں اسلامی اخلاق و تہذیب کی بنیاد پر تعلیم و تربیت اور ان میں دین کی مخلصانہ خدمت کا جذبہ پیدا کرنا' اسلامی غیرت و حمیت پیدا کرنا اور غلبہ دین کی خاطر جذبہ جہاد پیدا کرنا' امت کا دینی نگران اور قائد بنانا۔

یہ کالجوں اور یونیورسٹیوں کی طرح حکومت کے ملازمین تیار کرنے کے کارخانے نہیں' بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت تقسیم کرنے والے خزانے ہیں۔ اگر ان کا مقصد حصول ملازمت حصول جاہ' مال و ذریعہ معاش' اسباب تعیش اور حصول اقتدار بنادیا گیا تو یہ چیز ان کی روح کو ختم کردے گی۔ اور یہ حادثہ ان

مدارس بلکہ پوری قوم کے لئے دینی تباہی کا پیش خیمہ بن جائے گا۔

الحمدللہ آج تک علمائے اسلام کو وہ معاشی مسائل درپیش نہیں نہ اتنے بے روزگاری کا شکار ہیں جتنے کہ سرکاری تعلیم گاہوں کے تعلیم یافتہ پریشان ہیں۔ اس لئے حکومت علمائے اسلام کے معاشی مسائل کو سلجھانے کا بہانہ بنا کر دینی مدارس میں مداخلت کرنے کی بجائے سرکاری اداروں کے نظام تعلیم و تربیت کی ابتری اور ان کے تعلیم یافتہ طبقے کی پریشانیوں کا حل تلاش کرے۔ اگر حکومت جدید و قدیم علوم کی جامع شخصیات پیدا کرنا ضروری خیال کرتی ہے تو اس کے لئے دینی مدارس کے نصاب و نظام میں مداخلت کرنے کے بجائے بہتر یہ ہے کہ سرکاری اداروں کے نظام و نصاب کو دینی علوم سے ہم آہنگ کرے۔ یا دینی اداروں کے ساتھ مبادلے کا نظام قائم کرے۔ یعنی اسلامی علوم کے فضلا کو حکومت ایک خاص نظم کے تحت عصری علوم کی تعلیم دے اور اسلامی ادارے سرکاری اداروں کے تعلیم یافتہ جدید علوم کے حامل افراد کو محدود مدت میں اسلامی علوم کی تعلیم دیں۔

اگر مخلوط نصاب ہی اس کا حل ہے تو مدارس عربیہ کو اس کی تجربہ گاہ بنانے کی بجائے یہ تجربہ سرکاری اداروں میں کیا جائے۔ خصوصاً جبکہ سرکاری اداروں کے اسلام دوست طلباء و اساتذہ کی طرف سے مروجہ سرکاری نظام تعلیم کو تبدیل کرنے کا دیرینہ مطالبہ بھی ہے اور اس کو تبدیل کروانے کے لئے بارہا تحریکیں بھی چل چکی ہیں۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ اس کے برعکس دینی مدارس کو پلاسٹک سرجری سے کام لے کر ان مغرب زدہ سرکاری اداروں کے مشابہ بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

عام ملکی خدمات کا باصلاحیت علمائے دین کے سپرد کرنا بہت مفید بلکہ ایک حد تک ضروری ہے اس کے لئے مدارس کے نظم و نسق میں مداخلت یا ان میں تعلیم و تربیت کا مقصد سرکاری ملازمت قرار دینا قطعاً "غیر ضروری ہے۔

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

بقیہ: ہم نیک وبد حضور کو سمجھائے دیتے ہیں

زمانے میں رہ رہے ہیں؟ پاکستان میں اظہار رائے کی جتنی آزادی ہے اس کا تصور تو وہ دوسرے ممالک میں کر بھی نہیں سکتے، عیسائی پادریوں کی فوج ظفر موج پاکستان بھر میں عیسائیت کی تبلیغ کررہی ہے وہ اب تک لاکھوں پاکستانیوں کو زر، زمین اور زن کا لالچ دے کر مرتد بنا چکے ہیں۔

انگریزی ذریعہ تعلیم کے مشہور و معروف ادارے عیسائی ہی چلا رہے ہیں، کیتھڈرل سسٹم آف اسکولز، سینٹ انتھونی اسکول، کاونٹ اسکول، کوئین میری اسکول، سینٹ بوناونچر اسکول یہ سب عیسائیوں ہی کے قبضے میں ہیں جب کہ ان میں اکثریت ان طلباء کی ہے جو مسلمان ہیں۔ کینرڈ کالج لاہور کے بورڈ آف ڈائریکٹر کا چیئرمین خود لاہور کے بشپ الیگزینڈر جان کو ہی مقرر کیا گیا ہے۔ خواتین کے اس مشہور کالج کی پرنسپل گزشتہ ۲۰۔۲۲ سالوں سے مسیحی خاتون ڈاکٹر فیبلوس چلی آرہی ہے۔

حکومتی سطح پر قومی اسمبلی میں مسیحی برادری کو ہمیشہ مستقل نمائندگی دی جاتی ہے، پچھلی حکومت میں جے سالک وفاقی وزیر رہ چکا ہے، مسیحی اور کس قسم کے حقوق چاہتے ہیں؟

قانون توہین رسالت پر تنقید کرنے والو!

سن لو یہ واحد قانون ہے جو پاکستان کی تمام اقلیتوں کی حفاظت کررہا ہے اگر ملک عزیز کے غیور مسلمانوں نے احتساب کرنے کا عمل خود اپنے ہاتھوں میں لے لیا تو پھر یہ قینچی کی طرح چلتی زبانیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاموش کردی جائیں گی۔

ہم نیک وبد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں

○ ☆☆☆ ○

بقیہ: سرگرمیاں

حکومت کا خیر مقدم کیا اور کہا ہے کہ یہ آدمی ملک کا خیرخواہ نہیں اس لئے کہ جو اپنا مذہب اسلام چھوڑ کر قادیانی ہوسکتا ہے وہ ملک کا کیسے وفادار ہوگا؟ لہٰذا یہ شخص جو فوجی شوگر ملز کھوسکی میں رہا ہے اس کے ایک ایک دن کا حساب کرے اس نے جتنی بھی بدعنوانی کی ہے اس کو کڑی سے کڑی سزا دی جائے۔ دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی کا ایک اجلاس دفتر ختم نبوت میں ضلعی امیر مولانا حکیم محمد عاشق کی صدارت میں ہوا اور اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ حکومت قادیانی عبدالغفور احسان بلوچ کا حساب کتاب چیک کرے اور اس کے ساتھ ساتھ کھوسکی میں جو کچھ اس نے قادیانیت کے لئے کام کیا اس میں مسلمانوں کے جذبات مشتعل ہوئے ہیں ان کا مداوا کے لئے ان کو کڑی سے کڑی سزا دے۔ اجلاس میں حاجی حمید اللہ خان، حکیم محمد سعید انجم، مولانا عبدالخبیر ہزاروی، سید علی حیدر شاہ، مولانا عبدالرزاق میمن، میر ابراہیم بلو، غلام نبی جتوئی، عبدالحمید گل، محمد اسلم مجاہد، جناب فقیر محمد تنو، محمد صفدر گجر کے علاوہ بہت سے کارکنوں نے شرکت کی۔

اخبار ختم نبوت

بہاولپور میں ختم نبوت کا عظیم اجتماع

بہاول پور (نمائندہ خصوصی) مورخہ ۲۲ مئی بروز جمعۃ المبارک حکیم محمد عبدالستار نصرت ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ پاکستان ضلع بہاولپور نے جامع مسجد البلال بدر شیر کالونی، بہاولپور میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مسیحی برادری کے آنجہانی بشپ ڈاکٹر جان جوزف کی موت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ آنجہانی بشپ کی موت مختلف اخباری بیانات کے مطابق یا تو خودکشی ہے یا پھر ان کے پیروکاروں یعنی مسیحی برادری کا عمل دخل ہے۔ کوئی مسلمان ذرہ بھر بھی اس قتل میں ملوث نہیں ہے' بلکہ اطلاعات کے مطابق یہ ان مسیحی برادری کا کارنامہ ہے۔ انہوں نے مزید وضاحت کی کہ آج تک تمام مسیحی برادری پرامن طور پر پاکستان ایک ذی اقلیت کی حیثیت سے پرسکون' آزادانہ اور خوشحال زندگی بسر کر رہے تھے۔ ان کی اس غیر قانون مذموم حرکت پر نفرت کا اظہار کرتے ہوئے بیان کیا کہ عیسائیوں نے مختلف شہروں میں آئین پاکستان کی شق ۲۹۵-سی کی خلاف مظاہرہ کرکے ملک میں امن و سکون کو پامال کیا بلکہ سرکاری و غیر سرکاری املاک کو نقصان پہنچایا۔ جو کہ نہایت ہی ذلیل اور مذموم حرکت ہے۔ یاد رہے کہ شق ۲۹۵-سی صرف تخت و تاج ختم المرسلین نبی آخری الزمان محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کا تحفظ نہیں کرتا۔ بلکہ یہ تحفظ ناموس رسالت کا قانون رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ تمام سابقہ انبیا کرام بشمول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرنے والوں کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقلیتوں کے جان و مال حفاظت اور ان کی عزت ہمیں اسی طرح محترم ہے۔ جس طرح مسلمانوں کی ہے' بلکہ اس کے برعکس مسیحی برادری ہمارے گھروں' دفتروں اور مختلف تجارتی اداروں میں کام کرتی ہے اور مسیحی لوگ اعلیٰ منصب یعنی (اعلیٰ عدالتوں فوجی اور سول اداروں) پر فائز رہے ہیں۔ یہاں بہاولپور میں ہی آنجہانی ڈاکٹر مشیر عالم صاحب ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ بہاولپور ڈویژن رہے اور ان کی اہلیہ بیگم آرائیم عالم اس وقت گورنمنٹ ڈگری کالج فار وومن کی پرنسپل ہیں' جو کہ اعلیٰ عہدوں پر ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مسیحی برادری کو شرم آنی چاہئے کہ انہوں نے اسلام دشمن قوتوں اور بھارت کے ایماء پر ناموس رسالت کے قانون کے خلاف تخریب کاری کا مظاہرہ کیا ہے۔ اور مرزائیوں کی انگشت آرائی اور شہہ پر سڑکوں پر نکل آئے یاد رکھو کہ مرزائیوں کے کاذب نبی نے جہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے' وہاں اس کذاب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی محترم والدہ حضرت مریم علیہا السلام کے خلاف بھی بدزبانی اور ہرزہ سرائی کی ہے۔ مگر تمام مسیحی ان کے آلہ کار ہیں۔

جمعۃ المبارک کے اس عظیم اجتماع میں درج ذیل قراردادیں منظور کی گئی اور حکومت کو خبردار کیا گیا کہ کسی قیمت پر توہین رسالت ایکٹ میں کسی قسم کی تبدیلی برداشت نہیں کی جائے گی جو کہ اسلام دشمن طاقتیں' مرزائیوں اور مسیحوں کی پشت پناہی کرکے پاکستان میں انتشار پھیلانا چاہتے ہیں۔ اور پاکستان کے امن و سکون کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ مسیحی برادری کے مظاہرے بلاجواز ہیں' حکومت کو اس کا سختی سے نوٹس لینا چاہئے اور مسیحوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہئے' ہمارا ملک عظیم قربانیوں کے بعد اسلام کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان اپنی جان و مال کو قربان کر سکتا ہے۔ مگر تحفظ ناموس رسالت اور اسلام کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کر سکتا۔ لہٰذا حکومت کو اس معاملہ کا سختی سے نوٹس لینا چاہئے اور مظاہرین پر دائر کردہ مقدمات کا جلد فیصلہ کرکے ان تمام تخریب کاروں کو جنہوں نے سرکاری و غیر سرکاری املاک کو نقصان پہنچایا ہے ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ پاکستان میں اسلامی

قانون کے علاوہ کوئی قانون نہیں بن سکتا۔ کوئی شخص خواہ وہ مسلمان ہو' مرزائی ہو' یہودی ہو یا عیسائی ہو اگر وہ نبی آخر الزمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے وہ اسلام اور پاکستان کا دشمن اور بغاوت کا مرتکب ہوگا اور آئین کے مطابق سزا کا مستحق ہوگا۔ اجتماع میں یہ بھی طے پایا کہ حکومت فی الفور جمعہ کی تعطیل بحال کرے' اس سے پاکستان کی معیشت پر کوئی اثر نہیں پڑتا' آخر میں پاکستان کی سلامتی اور خوشحالی کے لئے دعا کی گئی۔

گوجرانوالہ میں مبلغین کا اجلاس

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کا اجلاس حافظ محمد ثاقب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مولانا فقیر اللہ اختر' مولانا عزیز الرحمن ثانی' مولانا محمد عارف ندیم' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے شرکت کی۔

اجلاس میں مولانا بشیر احمد مرکزی ناظم تبلیغ کی اہلیہ محترمہ' مولانا عبدالعزیز آف جتوئی کوئٹہ کی والدہ محترمہ' مولانا ضیاء الدین آزاد کی خوشدامن کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی اور دعا کی گئی کہ خداوند عالم مرحومات کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں۔ نیز پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی بھی دعا کی گئی۔

حکومت پاکستان ناموس رسالت کے قانون کو ختم کرنے کا سوچے تک نہیں ورنہ مسلمان کا بچہ بچہ کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرے گا

بہاولنگر (پ ر) گزشتہ روز دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر میں ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس کی صدارت بہاولنگر کے ممتاز عالم دین اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے امیر حضرت مولانا قطب الدین نے کی' اجلاس میں مختلف امور پر بحث ہوئی اور ایک اہم قرارداد منظور کی گئی کہ پاکستان کے آئین میں امریکی مداخلت پاکستان کی آزادی کو چیلنج ہے اور عالمی طور پر اس کو تباہ کرنے کی سازش ہے لہٰذا امریکہ کو پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت فوری بند کرنی چاہئے۔

اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے مبلغ مولانا محمد طیب فاروقی اور امیر جماعت حضرت مولانا قطب الدین نے اپنے مشترکہ بیان میں حکومت پر زور دیا کہ حکومت ناموس رسالت کے قانون کو ختم کرنے کا تصور بھی نہ کرے ورنہ پاکستان کا ہر مسلمان اور بچہ بچہ کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کرے گا۔ اور مسلمان اپنے دین اور ناموس رسالت کی خاطر غیر ملکی سازشوں کو ناکام بنادیں گے۔ اجلاس میں دیگر لوگوں کے علاوہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری جنرل مولانا سعید احمد' مولانا جمشید احمد اور ناظم دفتر ذوالفقار علی نے شرکت کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر میں اجلاس

بہاولنگر (نمائندہ خصوصی) مورخہ ۱۸ر مئی بروز پیر بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر میں اجلاس منعقد ہوا' تلاوت قرآن مجید مولانا محمد طیب فاروقی نے کی صدارت حضرت مولانا قطب الدین صاحب مدظلہ نے فرمائی بعدازاں اجلاس سے حضرت مولانا خدابخش صاحب مدظلہ مہمان خصوصی اور حضرت مولانا فیض احمد صاحب مدظلہ خطیب جامع مسجد مہاجر کالونی اور مولانا محمد طیب فاروقی مبلغ بہاولنگر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس دور میں تحفظ ناموس رسالت سے بڑھ کر اور کوئی عظیم سعادت نہیں ہے۔ بعدازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بہاولنگر کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر : استاذ العلماء حضرت مولانا قطب الدین صاحب مدظلہ' خطیب جامع مسجد بہاولنگر

ناظم : مولانا سعید احمد صاحب نظام پورہ بہاولنگر

نائب ناظم : سید تحسین الاحد شاہ صاحب

ناظم تبلیغ : حضرت مولانا جمشید احمد صاحب' خطیب جامع مسجد صدیق اکبرؓ ماڈل ٹاؤن

ناظم نشرواشاعت : حافظ محمد عمر فاروقی

خازن : ذوالفقار علی

قانونی مشیر : حافظ محمد اسلم فاروقی

ایڈووکیٹ رابطہ سیکریٹری : محمد اقبال صاحب

اجلاس میں حضرت مولانا محمد انور صاحب راؤ فاروق صاحب' چوہدری مظہر صاحب' محمد شاہد' حفیظ شاکر' حافظ دین محمد' حاجی محمد ناصر نے بھی شرکت کی۔

مولانا محمد علی صدیقی کا دورہ کنری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے گزشتہ دنوں کنری اور اس کے مضافات کا تین روزہ دورہ کیا۔ مولانا نے جمعہ ٹنڈو غلام علی کی مسجد میں پڑھا اور کنری میں بخاری مسجد' مدینہ مسجد' صدیقیہ مسجد میں درس دیا اور کنری کے جماعتی احباب مستری برکت علی مغل' ماسٹر عبدالواحد' جناب بشیر قلندر' مولانا حافظ محمد سعید' مولانا خالد حمید' محمد حنیف مغل' محمد نثار اور دیگر جماعتی احباب سے ملاقاتیں کیں۔ واپسی پر مولانا محمد علی صدیقی براستہ میرپور آئے اور میرپور میں سیٹلائٹ ٹاؤن کے علاقہ میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر مولانا فیض اللہ صاحب' مولانا مفتی محمد عبیدانور' مولانا محمد عبداللہ اور حرکۃ الانصار کے ساتھیوں سے ملاقات کی اور پٹھان کالونی کی جامع مسجد اقصیٰ میں درس دیا۔

قادیانی : تحریک پاکستان اور ایٹمی دھماکہ

مرزا طاہر حقائق کو مسخ کر کے قوم کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں

مرزا طاہر کا کھلا جھوٹ !

قادیانی جماعت نے تحریک پاکستان اور پاکستان کی تعمیر میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ پاکستان کی ایٹمی ترقی میں ابتدائی بنیادی کردار ڈاکٹر عبدالسلام اور دیگر قادیانی سائنس دانوں نے ادا کیا۔ (جنگ لاہور ۱۴ جون ۱۹۹۸ء)

قادیانی لٹریچر اور تاریخی حقائق کیا کہتے ہیں ؟

☆ سترہ برس کی مدت میں جس قدر میں نے کتابیں تالیف کیں ان سب میں سرکار انگریزی کی اطاعت اور ہمدردی کے لئے لوگوں کو ترغیب دی اور جہاد کی ممانعت کے بارے میں نہایت موثر تقریریں لکھیں۔ (کتاب البریہ ص ۵)

☆ ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح پھر متحد ہو جائیں۔ (روزنامہ الفضل قادیان ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء)

☆ حد بندی کمیشن میں مسلم لیگ کی نمائندگی ظفر اللہ قادیانی کر رہا تھا لیکن قادیانی جماعت کی طرف سے الگ محضر نامہ پیش کیا گیا جس میں قادیان کو ویٹی کن سٹی قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ ریڈکلف کمیشن میں بھی الگ نقشہ پیش کیا۔ (روزنامہ مشرق ۳ فروری ۱۹۶۱ء)

☆ اسرائیل میں حیفہ کے مقام پر قادیانی مشن موجود ہے۔ (آور فارن مشن ص ۷۹)

☆ ظفر اللہ قادیانی وزیر خارجہ نے قائد اعظم کا جنازہ پڑھنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا کہ میں کافر حکومت کا مسلمان ملازم ہوں۔

☆ میں اس لعنتی ملک میں قدم نہیں رکھنا چاہتا۔ (ڈاکٹر عبدالسلام) (کہوٹہ ایٹمی سینٹر ص ۸۰)

☆ ڈاکٹر عبدالسلام پاکستان کے ایٹمی قوت بننے کے خلاف تھے۔ (ڈاکٹر عبدالقدیر اور اسلامی بم ص ۱۶۴)

☆ امریکی محکمہ خارجہ سی آئی اے کو پاکستان کے تمام ایٹمی راز اور بم کا ماڈل عبدالسلام نے دیا۔ (ڈاکٹر قدیر اور اسلامی بم ص ۳۱-۳۲)

مرزا طاہر کے دعوی اور تاریخی حقائق کو ملاحظہ کریں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی اور عقیدۂ ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے پاکستان کے وفادار کیسے ہو سکتے ہیں ؟

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون ۵۱۴۱۲۲ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷

قادیانیت ایک دہشت گرد تنظیم

عنقریب شائع ہونے والی انکشاف انگیز کتاب

محبان پاکستان متوجہ ہوں!

خدا ہمارے ملک کو ہمیشہ سلامت رکھے

ایک ایسے وقت میں جب وطن عزیز دہشت گرد تنظیموں، اداروں اور افراد کی سازشوں کی زد میں ہے۔ حالات کا تقاضا ہے کہ ان ملک دشمن عناصر کا تعاقب کیا جائے۔ دہشت گردوں کی نشاندہی کی جائے اور ان کے مذموم مقاصد، سرگرمیوں اور طریقہ واردات کے بارے میں عوام اور پالیسی ساز حلقوں کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر آگاہ کیا جائے۔

قادیانی دہشت گردی

اس وقت ملک کی سالمیت کے خلاف جو مختلف دہشت گرد گروہ کام کر رہے ہیں۔ مصدقہ اطلاعات کے مطابق قادیانی گروہ بھی انہی میں سے ایک ہے۔ قادیانیت سے وابستہ افراد اپنے خلیفہ مرزا طاہر احمد کی پیش گوئی "آپ چند دنوں میں خوشخبری سنیں گے کہ یہ ملک صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو گیا ہے" کو پورا کرنے کیلئے اس ملک کو کمزور کرنے اور تباہ و برباد کرنے کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں۔

قادیانیت ایک دہشت گرد تنظیم

یہی وجہ ہے کہ ----- اسلام اور پاکستان کے خلاف -----

چھوٹے موٹے جرائم سے بین الاقوامی دہشت گردی تک

ہر واردات کا سراغ قادیانی گروہ تک ضرور پہنچتا ہے

ہم نے قادیانیوں کی ان دہشت گرد سرگرمیوں کو منظر عام پر لانے کیلئے "قادیانیت ایک دہشت گرد تنظیم" کے نام سے ایسے تمام واقعات کو کتابی شکل میں مرتب اور شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ کتاب جہاں قادیانیوں کے مکروہ عزائم کو بے نقاب کرے گی، وہاں عوام اور پالیسی ساز حلقوں کو بھی دہشت گردی کے اصل عوامل کو سمجھنے میں مدد دے گی۔

ہمیں آپکی مدد کی ضرورت ہے

دہشت گردی کے خاتمے کے نیک مشن پر ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ اپنے پیارے وطن کی سلامتی کیلئے اپنا کردار ادا کیجئے: ہمیں ان تمام قادیانیوں کے بارے میں اطلاعات فراہم کیجئے جو قتل، چوری، اغواء، ڈاکہ زنی، جواء، فائرنگ، شراب نوشی، فحاشی وبدکاری، دھوکہ دہی، سرکاری وسائل کی خورد برد، کرپشن، دہشت گردی، منشیات فروشی، توہین رسالت ﷺ وصحابہؓ و مقدس شخصیات، صدارتی آرڈی ننس مجریہ 1984 کی خلاف ورزی، پاکستان دشمن طاقتوں سے رابطہ یا کسی اور جرم میں ملوث ہوں۔ اپنے حافظے میں محفوظ معلومات اور اپنے اردگرد رہنے والے قادیانیوں کی مذموم سرگرمیوں کو تحریری کا روپ دیجئے اور ہمیں ارسال کر دیں۔

یہ بہت اچھا ہوگا

اگر آپ ان واقعات کی ضروری تفصیل کے ساتھ حوالہ جات، ضروری دستاویزات، ایف آئی آر وغیرہ کی فوٹو کاپی اور تصاویر وغیرہ بھی ارسال کر سکیں۔

دیر مت کیجئے

سرزمین پاکستان کو دہشت گردی سے پاک کرنے کیلئے اپنا کردار فوراً ادا کیجئے۔ یہ آپ کی اولین ذمہ داری ہے۔

مطلوبہ معلومات جتنی جلدی ممکن ہو سکے، اس پتے پر بھیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 514122 (061) فیکس 542277 (061)